بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

قیامت نامہ

بہشت نامہ

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

شیخ برکت علی اینڈ سنز تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب لاجواب المسمیٰ بہ

قیامت نامہ

مع

تالیفات حکیم الامت تھانوی

بہشت نامہ

حسب فرمائش شیخ برکت علی اینڈ سنز تاجران کتب

شہر لاہور کشمیری بازار نے اپنے

علمی پرنٹنگ پریس لاہور میں باہتمام فیروز الدین پرنٹر چھپوایا

تالیفات حکیم الامت تھانویؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔ امابعد ایکدن اس فقیر خاکسار **فیاض الحق** سے ایکدوست دیندار باصدق وصفا محمد رضا نے کہا اگر اس رسالے میں اُس حدیث کا کہ جس میں کچھ حال دوزخکا اور حضرتؐ کی شفاعت کا ہے ترجمہ زبان ہندی میں بعبارت سلیس ہو جاوے تو خوب بات ہو کہ سب مسلمان حرف شناس بھی قرار واقعی سمجھ لیویں اور عذاب الٰہی سے ڈر کر توبہ کریں بموجب فرمانے اُن کے کے اس فقیر نے سنہ ایک ہزار دوسو چھپن ہجری میں زبان ہندی ترجمہ کیا اور امیدوار ہوں کہ جو مسلمان اس کو پڑھے لِلّٰہ واسطے اس گنہگار کے دُعائے مغفرت مانگے **حدیث شریف** میں روایت ہے کہ ایکدن جبرئیل علیہ السلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہ مُنہ جبرئیل کا زرد تھا حضرت نے پوچھا کہ اے بھائی میرے ہمیشہ تم خوشی میرے پاس آتے تھے آج کیا باعث ہے کہ تمہارا چہرہ زرد ہے جبرئیل نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں کیا کہوں کہ دوزخ کو آج دیکھ آیا ہوں ڈر کے مارے میرا رنگ زرد ہے حضرت نے فرمایا کہ اسکا حال بیان کرو

احوال دوزخ

جبرئیل نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو پیدا کیا تو فرشتوں نے ہزار برس تک دھونکا تو اُس کا رنگ سفید ہوا پھر ہزار برس اس کو دھونکا تو اُس کا رنگ سرخ ہوا

پھر ہزار برس دھونکا تو وہ سیاہ ہو گئی اب اسمیں سوائے سیاہی اور تاریکی کے ذرہ روشنی نہیں۔
روایت ہے حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ دوزخ میں سانپ اور بچھو اونٹ کی گردن کے برابر ہیں جس وقت اُن کو دوزخی دیکھیں گے قصد بھاگنے کا کرینگے اُس دن مالک کہیگا کہ اب کہاں جگہ بھاگنے کی ہے لکھا ہے کہ اگر اُن میں سے ایکبار کسی کو کاٹے تو چالیس برس تک زہر باقی رہے اور دنیا کی آگ دوزخ کی آگ سے پناہ مانگتی ہے حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبرئیل کو مالک دوزخ کیطرف بھیجا کہ ایک ٹکڑا آگ کا دوزخ سے لیکر آدم کے پاس لیجاوے کہ اُس آگ سے کچھ وہ پکاوے حضرت جبرئیل نے بموجب حکم الٰہی مالک دوزخ کے پاس جاکر کہا کہ مالک ذرہ سی آگ مجھ کو دے کہ میں آدم کے پاس لیجاؤں مالک نے کہا کہ اگر مقدار ایک چیونٹی کے آگ تمکو دوں تو ساتوں آسمان جل جاویں اور جو مانند آدھی چیونٹی کے دوں تو مارے سوزش کی آسمان سے مینھ نہ برسے اور زمین پر سبزہ نہ جمے پھر جبرئیل نے حق سبحانہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ الٰہی **کم اخذ نارا** یعنے کتنی آگ لوں حکم ہوا کہ ایک ذرہ بھر لیس حضرت جبرائیل نے مالک سے ذرہ برابر آگ لی اور اسکو ستر دریاؤں سے دہوکر حضرت آدم علیہ السلام کے پاس لائے جبرائیل نے اسکو پہاڑ پر رکھا وہ پہاڑ جل کر مثل خاک کے ہوگیا اور وہ آگ دوزخ میں چلی گئی لیکن اُسکا دہواں پتھر اور لوہے میں ابتک باقی ہے حضرت نے فرمایا کہ سب سے ہلکا عذاب دوزخ کا یہ ہے کہ نعلین آگ کی پاؤں میں پہنائی جائیں گی اس وقت اُس کی گرمی سے دماغ اُونٹنے لگے گا اور بدن سے شعلے آگ کے نکلینگے **حضرت عاصم** رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جہنم میں جہنمی مالک کو پکاریں گے چالیس برس تک مالک اُنکو جواب نہ دیگا بعدہٗ یہ کہے گا اے دوزخیو تم کو دوزخ میں ہمیشگی ہے پھر دوزخی اپنے پروردگار سے کہینگے اے رب نکال ہمکو دوزخ سے اگر ہم گناہ پھر کریں تو ہم البتہ ظالم ہونگے

پس اللہ تعالیٰ ایک مدت تک انکو جواب نہ دیگا پھر حق تعالیٰ کیطرف سے جواب آویگا کہ تم ہمسے
کلام نہ کرو گئے پھر انکو بولنے کی طاقت نہو گی مگر زفیر اور شہیق یعنی اگر دوزخ میں بولینگے تو گدہے
اور خچر کی سی آواز ہوگی مالک رضی اللہ عنہ سے **روایت ہے** کہ اگر کپڑا دوزخی کا درمیان
آسمان اور زمین کے لٹکا دیں تو حرارت کے سبب سے سب آسمان اور زمین کے
رہنے والے مرجائیں اور اگر ظاہر ہو آگ دوزخ کی مانند سوئی کے ناکے کے تو ساری دنیا جل
جاوے اور اگر اتنی آگ پہاڑوں پر رکھیں تو سارے پہاڑ خاکستر ہوویں جبرئیل علیہ السلام نے
حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ جل جاویں پس اس کی حرارت نہایت سخت
ہے اور گہرائی اس کی بہت دور ہے اور ایندھن اسکا آدمی اور پہاڑ ہیں چنانچہ اللہ
تعالیٰ نے فرمایا ہے فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ج یعنی ڈرو اس
آگ سے کہ جس میں ایندھن آدمیوں اور پتھروں کا ہے اور اسکا پانی حمیم یعنی کھولتا پانی
اور خوراک زقوم یعنی سینہڑا اور دوزخ میں آگ کے بچھو ہیں پھر جبرئیل ع نے کہا دوزخ کے
سات طبقے ہیں ہر ایک طبقہ جزء مقسوم یعنی ہر ایک گنہگار کے واسطے طبقہ دوزخ کا قسمت
کیا گیا ہے اور ہر ایک سے دوسرا طبقہ ملا ہوا ہے ایک سے دوسرے میں دونا عذاب اور گرمی ہے
پھر حضرت نے جبرائیل سے فرمایا کہ مجھ کو دوزخ کے رہنے والوں سے خبر دے کہ ان طبقوں میں
کون کون لوگ رہینگے جبرائیل نے کہا کہ نچلے طبقے میں جو سب سے نیچے ہے اور ان چھوٹوں
طبقوں سے اس میں زیادہ گرمی ہے اسکے اندر منافق لوگ پڑینگے اور علامت منافقوں کی یہ ہے
کہ جھوٹ بہت بولتے ہیں اور امانت میں خیانت کرتے ہیں اور نماز پڑھنے میں سستی اور کاہلی
کرتے ہیں اور آگے کچھ اور پیچھے کچھ کہتے ہیں اور اولاد فرعون کی اور وہ لوگ کہ اصحاب مائدہ سے
مرد کو مغرب میں عذاب کریں تو مشرق والے سارے جل جاویں پس اس کی حرارت نہایت تیز ہے

کافر ہوئے ہیں یہ سب لوگ نیچے کے طبقے میں پڑینگے نام اسکا ہاویہ ہے اور دوسرے طبقے میں
ابلیس اور جو لوگ اسکے تابع ہیں اور مجوسی رہینگے اور نام اسکا لظی ہے اور جو کہ تیسرا طبقہ ہے
اسمیں یہودی رہینگے نام اسکا حطمہ ہے اور چوتھا طبقہ جو ہے اسمیں نصارے رہینگے نام اسکا سعیر ہے
اور پانچویں طبقے میں صابئین رہینگے نام اسکا سقر ہے اور چھٹے طبقے میں مشرک رہیں گے
نام اسکا جحیم ہے اور ساتویں طبقے میں کہ نام اسکا جہنم ہے وہ سب طبقوں سے اوپر ہے مگر اسمیں
کم عذاب ہے لیکن اسمیں بھی ستر ہزار ندیاں ایسے جوش وخروش سے بہتی ہیں کہ اگر ذرہ سا بھی شعلہ
اسکا روئے زمین پر پہونچے کوئی جیتا نہ بچے حضرت نے فرمایا بھلا ساتویں طبقے میں کون لوگ
رہینگے پس چپ ہو رہے حضرت جبرئیل اور کچھ جواب نہ دیا پھر آپنے فرمایا ای جبرئیل تو کیوں چپکے
رہا مجھکو ساتویں طبقے کے رہنے والے کی خبر دے یعنی کسکی امت اسمیں پڑے گی جبرئیل نے کہا
کیا آپ مجھ سے پوچھتے ہیں فرمایا کہ ہاں تب جبرئیل نے بیان کرنا شروع کیا کہ آپ کی امت میں سے
جو کبیرہ گناہ کرتے ہیں اور بدون توبہ کئے مرجاتے ہیں وہ لوگ ساتویں طبقے میں پڑیں گے یہ حال
سنکر حضرت بیہوش ہو کر گر پڑے اور جبرئیل نے سر مبارک آپ کا گود میں رکھا یہانتک کہ
حضرت کو ہوش آیا پھر فرمایا کہ اے جبرئیل مجھ پر بڑی مصیبت پڑی اور میرے دل میں بڑا خوف ہوا
کہ میری امت بھی جہنم میں داخل ہوگی جبرئیل نے کہا کہ ہاں جو گناہ کبیرہ کرکے مرگئے ہیں وہ بیشک
دوزخ میں پڑینگے پھر روئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جبرئیل بھی رونے میں شامل ہوئے
حضرت نے پوچھا ای جبرئیل تم کس واسطے روتے ہو تم تو گناہ سے پاک ہو کہا یا محمد صلی اللہ علیک وسلم
البتہ روتا ہوں ایسا نہ ہو کہ میں مبتلا کیا جاؤں اس چیز میں کہ جسمیں ہاروت اور ماروت مبتلا ہوئے تھے
پس وحی بھیجی اللہ تعالی نے دونوں کی طرف اور کہا کہ اے جبرئیل اور محمد صلی اللہ وسلم میں نے تم دونوں کو
دوزخ سے آزاد کیا ہے لیکن تم ہمارے عذاب دوزخ سے ڈرتے رہو اور رونا نہ چھوڑو اور دوسری

روایت میں لکھا ہے کہ جب حضرتؐ نے یہ حال دوزخ کا اور امت کے دوزخ میں پہنچنے کا سنا تو بے چین
ہو کر اٹھے اور چادر مبارک اوڑھکر اپنے حجرے میں روتے چلے گئے حدیث میں روایت ہے کہ جس وقت
دوزخ کو قیامت کے میدان میں لاوینگے اسکی ستر ہزار باگیں ہوں گی ہر ایک باگ کو ستر ستر ہزار
فرشتے گھسیٹیں گے اس میں چنگاریاں محل کے برابر اڑتی ہونگی چنانچہ اللہ تعالے فرماتا ہے اِنَّهَا
تَرْمِیْ بِشَرَرٍ کَالْقَصْرِ کَاَنَّهٗ جِمَالَتٌ صُفْرٌ یعنے مقرر وہ چنگاریاں اتنی بڑی ہونگی جیسے بڑے
محل گویا کہ وہ چنگاریاں زرد اونٹوں کے برابر ہونگی حدیث میں لکھا ہے کہ جسوقت دشمن اللہ کے
دوزخ کیطرف گھسیٹے جاوینگے ان کے منہ سیاہ ہونگے اور آنکھیں کرنجی اور ان کے منہ اور آنکھوں پر
مہر کیجاویگی پس جسوقت یہ دشمن اللہ تعالی کے کنارے جہنم کے پہونچیں گے تو جہنم کے شعلے ان لوگوں
کے واسطے استقبال کریں گے اور طوق زنجیر آگ کی ساتھ ساتھ لائیں گے یہ معاملہ دیکھتے
ہی ہر کافر بہاگے گا تو اللہ تعالی دوزخ کو حکم کرے گا۔ کہ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ثُمَّ الْجَحِیْمَ
صَلُّوْهُ ثُمَّ فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ
وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ یعنے پکڑو کافر کو پھر عذاب میں
کھینچو پھر اسکو آگ میں دھکیلو پھر اسکو آگ کی زنجیر میں جو ستر گز کی ہے باندھ لو کہ یہ اللہ تعالے پر
ایمان نہ لایا تھا اور محتاج لوگوں کے کھانا کھلانے کی رغبت نہ دلاتا تھا پس آج کے دن اس کا
کوئی دوست نہیں ہے۔ بعد اسکے فرشتے دوزخ کے ان لوگوں کے منہ میں زنجیریں ڈالکر دبر سے
نکالیں گے پھر زنجیروں کیساتھ دہنے ہاتھ انکے گردنوں سے باندھے جاوینگے اور ہر ایک کے
ساتھ شیطان لگا ہوگا اور گرزوں سے اور موگریوں سے مارتے ہوئے دوزخ میں لیجاویں گے
حضرت بی بی فاطمہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا آپ کی امت کو بھی اسی طرح دوزخ میں لیجاوینگے
فرمایا کہ ہاں اسیطرح گھسیٹ کیجاوینگے مگر میری امت کے کالے منہ اور کرنجی آنکھیں نہ ہوں گی

اور ان کے منہ پر مہر ہوگی اور زنجیر اور طوق گردن میں نہ پڑا ہوگا باقی اور سب عذاب ہوگا پھر حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ بھلا کسطرح آپکی اُمت کو دوزخ کیطرف گھسیٹیں گے فرمایا کہ تین گروہ میری اُمت میں دوزخ کے واسطے علیحدہ کیے جاوینگے۔ ایک شیخ فاسق بڈھا ہوگیا ہے مگر اب تک حرام کاری سے نہ رکا اور دوسرا جوان کہ اسکو طاقت تھی اور ظلم کرنے سے باز نہ رہا۔ اور تیسرا گروہ عورتوں کا کہ سوائے شوہر کے اوروں سے التفات کرتی تھیں اور ان کے واسطے بناو سنگار کرتی تھیں لیکن بڈھے فاسق کی ریش پکڑکے دوزخ میں گھسیٹیں گے تب وہ کہے گا افسوس ہے کہ میرے بڑھاپے پر کہ میں دنیا میں بڈھا ہوگیا تھا لیکن مجھ سے حرامکاری نہ گئی تھی اور خرابی ہے میرے واسطے کہ حق حلال بی بی چھوڑکر حرام کرتا تھا اور جوان ظالم کو پاؤں پکڑکے دوزخ میں ڈالیں گے تو وہ کہے گا کہ وائے اوپر میری جوانی کے اب میری جوانی اور خوبصورتی کہاں گئی افسوس ہے میں نے ناحق دنیا میں ظلم کیا تھا اب دوزخ میں کوئی بچانیوالا نہیں اور بہت عورتیں آگ کیطرف گھسیٹی جاوینگی اور فرشتے اُن کے سرکی چوٹی پکڑکے دوزخ میں ڈالینگے اور وہ عورتیں دوزخ میں فریاد کرینگی کہ وَا فَضِيْحَتَاهُ یعنے افسوس ہے کیا فضیحتی ہماری یہاں ہورہی ہے۔ افسوس ہے ہماری ہتک حرمت ہوئی اور افسوس ہے کہ ہم بے ستر ہوئے ہم نے ناحق بناؤ سنگار خاوند کو چھوڑکے غیروں کیواسطے کیا تھا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ مسلمان عورتوں کو چاہئے کہ جب سُنیں کہ ہمارا شوہر سفر سے آتا ہے تو پہلے سے اُسکے واسطے بناؤ سنگار کریں اور جو پوشاک کہ اچھی میسر ہو شوہر کے خوش کرنے کیواسطے پہنیں اور میسر ہو تو خوشبو بھی لگاویں کسواسطے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہتا ہے کہ اے فرشتو دیکھو کہ یہ مسلمان عورت شوہر کے خوش کرنے کے واسطے بناؤ سنگار کرتی ہے اور کسی کے واسطے بناؤ سنگار نہیں کرتی تم شاہد رہو کہ ہم اُس سے خوش اور رضا مند ہوئے۔ اور جو عورت اور کسی کے واسطے بناؤ سنگار کرتی ہے اُس کو بڑا عذاب کروں گا

اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھے بغرضکہ جب گنہگار امت محمدی دوزخ کے کنارے کھڑے ہونگے تو مالک دوزخ یعنی
داروغہ دروازہ کھول کر باہر کھڑا ہوکے اُن گنہگاروں کی طرف دیکھے گا پھر فرشتوں سے کہیگا۔ کہ ان
گنہگاروں کو جو عذاب کرتے ہوئے پکڑ لائے ہو کون لوگ ہیں میرے پاس ایسے لوگ نہیں داخل ہوئے
مجھکو تعجب ہے کہ ان لوگوں کی منھ کالے نہیں اور طوق اور زنجیر میں بندھی نہیں اور ان کی کرنجی آنکھیں بھی نہیں
ہیں تب عذاب کے ملائکہ مالک سے کہینگے کہ ہم کو تو معلوم نہیں ہے ہم تو اسی طرح مامور ہیں واللہ اعلم
کہ یہ کون قوم ہیں پھر مالک کہے گا کہ اے گروہ اشقیا تم کون لوگ ہو کہ تمہارے کالے منھ اور کرنجی
آنکھیں نہیں ہیں تو وہ گنہگار مالک سے رو کر کہینگے اے مالک ہم محمد کی امت میں سے ہیں
ہم گناہ کبیرہ کرکے بن توبہ کئے مر گئے تھے اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ جس وقت محمد کی
امت کو ملائکہ دوزخ میں ڈالینگے تو حضرت کے نام کو بھی وہ بھول جاوینگے۔ پھر مالک اُن سے
پوچھے گا کہ تم کون لوگ ہو تم سے کیا قصور ہوا تھا وہ کہینگے کہ اے مالک ہم وہ لوگ ہیں کہ ہم پر قرآن
نازل ہوا تھا ہم وہ لوگ ہیں کہ رمضان کا روزہ رکھتے تھے تب مالک کہیگا کہ سوائے محمد کے قرآن کسی
پر نازل نہ ہوا تھا۔ پس جس وقت محمد کا نام سنیں گے تو پکاریں گے اے مالک ہم اُسی کی امت
میں ہیں مالک کہیگا اے گنہگارو کیا تمکو قرآن نے خبر نہ دی تھی کہ جو اطاعت خدا اور رسول کی نہ کریگا
سو وہ دوزخ میں جاوے گا اور کیا کوئی عالم تمہارے پاس سمجھانے نہ آیا تھا۔ تب کہینگے کہ سمجھانے
والے ہمارے پاس آئے تھے ولیکن ہم اُن کا کہنا خیال میں نہ لائے پھر کہیں گے لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ
نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ یعنے اگر اُسکو ہم سنتے یا عقل رکھتے تو کاہے کو ہم دوزخ میں ہوتے
روایت ہے کہ جب دوزخ کے کنارے دوزخی کھڑے ہونگے اور دوزخ کی طرف دیکھیں گے کہ
ہزاروں کوس تک آگ پھیلی ہے اور بڑے بڑے ستونوں کے مکان ہیں تب مالک سے اُمت
محمد کے لوگ کہینگے کہ ہمکو اذن دے کہ ہم اپنے گناہوں پر گریہ وزاری کریں تب مالک

رونے کا حکم دیگا پھر وہ اتنا روئینگے کہ آنکھوں میں آنسوں تک باقی نہ رہیگا پھر مالک کہے گا خوب ہوتا اگر تم دنیا میں خدا کے خوف سے روتے تو تمکو آگ کے شعلے نہ پکڑتے اور جو شخص دنیا میں اللہ کے خوف سے روو ے تو حرام کرتا ہے اللہ تعالیٰ جسم اسکا آتش دوزخ پر اور جو کوئی اتنا رووے کہ تر ہوئے آنسوؤں سے ایک بال بھی اسکے بدن کا تو اللہ تعالیٰ بخشے اور دوزخ سے خلاصی پاوے لیکن اے گنہگارو یہاں رونا تمہارا کچھ فائدہ نکرے گا. منصور بن عمار رضی اللہ عنہ سے **روایت ہے** کہ مالک دوزخ کا جو داروغہ ہے اسکے اتنے ہاتھ اور پاؤں ہیں کہ جتنے دوزخ میں دوزخی ہیں. اور وہ ہر ہاتھ اور پاؤں سے دوزخیوں کو دوزخ میں اٹھائے بٹھائیگا ہر ایک انگلی سے طوق اور زنجیر پہنائے گا جسوقت مالک دوزخ کیطرف ذرا اونی صورت سے دیکھتا ہے تو آگ مارے وحشت مالک کے آپسمیں ایکدوسرے کو نگل جاتی ہے اور دوزخ میں انیس موکل ہیں وہ بڑے بڑے عذاب کرنیوالے ہیں اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے بھی انیس حرف ہیں پس جو شخص صدق دل سے اور ساتھ قلب خالص کے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھے گا. تو اللہ تعالیٰ ان انیس موکلوں سے بچائیگا. لکھا ہے کہ مالک دس ہزار کافر کو ایک انگلی سے عذاب کرے گا اور انکی آنکھوں سے اور منہ سے شعلے آگ کے نکلتے ہیں اور اسکا جسم اس قدر چوڑا ہے کہ ایک مونڈھے سے دوسرے مونڈھے تک سو برس کا فاصلہ ہے اور اس کے دل میں اللہ تعالیٰ نے رحم نہیں پیدا کیا کہ بندوں پر عذاب سے رحمت کرے اور اس کے دل میں ذرہ ترس نہیں ہے پھر مالک ان موکلوں سے کہے گا کہ اس گروہ شقی کو اللہ نے بھیجا ہے دوزخ میں ڈال دو.

روایت ہے کہ جسوقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت دوزخ میں پڑیگی تو ہر ایک لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے گا یہ کلمہ سنتے ہی آگ دوزخ کی سرک جاویگی پھر مالک ترش رو ہو کے کہیگا اے آگ ان لوگوں کو پکڑ کر بھاگیوں سرک گئی آگ پکارے گی اے مالک بھلا میں کسطرح پکڑوں یہ تو کہتے ہیں

لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ملک کہیگا سچ ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا مجھ کو ایسا امر ہوا ہے کہ یہ لوگ گناہ کبیرہ کیکے مر گئے تھے غرضکہ پھر اُنکے منہ سے کلمہ بھی نہ نکلے گا پھر دوزخ کے موکل کسیکی ٹانگ اور کسی کا منہ اور کسی کی چوٹی اور کسیکا سر پکڑ کے دوزخ میں ڈالینگے پھر وہ آگ کسیکو قدم تک بعضے کو زانوؤں تک اور بعضے کو ناف تک اور بعضے کو حلق تک کھا جائیگی جسوقت آگ اُنکے جسم میں لگیگی تو غیب سے آواز آئیگی کہ اُنکے ماتھے اور دل کومت جلاؤ کہ اُنہوں نے رحمٰن کو سجدہ کیا ہے اور رمضان میں روزے رکھے ہیں کہ اُنکے دل پیاسے ہیں اور **حدیث** میں آیا ہے کہ دوزخی اسقدر جلیں گے کہ سر اُنکے سبکے پہاڑوں کے برابر ہو جاوینگے اور بیحواس ہونگے اور آنکھوں سے نہ دیکھ سکینگے اور چمڑا بھی اُن کے بدن کا سو جگہ کئی گز کا موٹا ہو جائیگا نہ موت اُن کو ہوگی نہ حیات اور اُن کے پیٹ میں سانپ اور بچھو آگ کے بھر دینگے جسوقت کہ وہ کاٹینگے اور آگ اُنکو کھائیگی تو مانند آواز گدھے کے فریاد کریں گے پھر فرشتے موگریوں سے سرکوبیں گے حضرت نے فرمایا کہ اہلِ دوزخ پکارینگے کہ اے پروردگار ہمارے گھیر لیا ہے ہمکو آگ نے اور ہمنے تنگ مکان پایا اور ہم آگ میں جلے جاتے ہیں اور ہم پر بڑا عذاب ہے یہ ہر چند فریاد کریں گے ذرہ رحم نہ ہوگا اگر صبر کرینگے تو فرحت نہ پاوینگے اور پکاریں گے تو کوئی جواب نہ دیگا پھر کہینگے الٰہی ہم اپنی سزا کو پہونچے اور ہم قوم گمراہ تھے اور اُمت محمدؐ میں سے تھے تو ہم پر عذاب کی تخفیف کر پھر کچھ جواب نہ آویگا۔ **روایت ہے** کہ پیدا کیا اللہ تعالےٰ نے دوزخ میں ایک پہاڑ کہ نام اسکا صعود ہے اُسکی ستر برس کی چڑہائی ہے فرشتے اُسپر دوزخیوں کو چڑھائینگے پھر اُنکو اُسکے اوپر سے گرائیں گے اسیطرح سے ہزار برس تک عذاب رہیگا پھر دوزخ والے پانی کیواسطے چلائینگے کہ ہمارے جگر کو آگ کھا گئی ایسا ہمارے واسطے ایک ابر بھیج کہ پانی برسے پھر اُنکو ابر معلوم ہوگا۔ اُسمیں سے سانپ اور بچھو برسینگے پھر ہزار برس کے بعد فریاد کرینگے کہ اَلْغِیَاثُ یعنی ہمکو پانی ملے پھر ایک ابر سیاہ نمودار ہوگا۔ تو دوزخی جانینگے کہ اب مینہ برسے گا بعد تھوڑی دیر کے سانپ مانند گردنوں شتر کے

برسین گے جب وہ سانپ اُنکو کاٹینگے انکا زہر ہزار برس تک رہیگا لکھا ہی کہ ساکنان دوزخ مالک کو

پکارینگے وہ ہزار برس تک کچھ جواب نہ دیگا پھر کہینگے کہ اے پروردگار ہمارے ہم نے مالک کو

پکارا کچھ جواب نہ دیا۔ پھر پکارینگے اے مالک کباب ہوگیا دل ہمارا ہمکو خنک پانی پلاؤ پھر مالکؑ

انکو آب حمیم پلاویگا تو منہ جھلس جاویگا۔ اور منہ کا گوشت گر پڑیگا اور جسوقت وہ گرم پانی شکم میں جاویگا

تو انتڑیاں کٹ کٹ کر باہر نکل پڑینگی چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا اَحَاطَ

بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَاِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَآءَتْ

مُرْتَفَقًا یعنے ہمنے طیار کی ہی واسطے ظالموں کے آگ وہ آگ انکو چاروں طرف سے پکڑیگی یعنے

مانند قناتوں کے گھیریگی) اور اگر فریاد کرینگے پیاس سے فریاد کو پہونچے جاوینگے ساتھ اُس پانی کے

جو مانند تانبے گلے ہوئے کے ہے وہ پانی اُنکے منہ کو بھون ڈالے کا بُرا پانی ہے اور بُری جگہ ہے

آگ کی اور اگر کھانے کی فریاد کرینگے تو طعام زقوم ملیگا جسوقت کھاینگے تو دماغ اور منہ سے آگ کے

شعلے نکلیں گے اور دوزخی اندھے گونگے بہرے ہوجاینگے یعنے کوئی کیسکو نہ دیکھے گا۔ اور کوئی کسی

کی فریاد کو نہ پہونچے گا اور تمنا کرینگے موت کی تو ان کو موت بھی نہ آویگی۔ حضرت نے فرمایا بعضے لوگ

میری اُمت کے سات ہزار برس کے بعد دوزخ سے جلکر نکلینگے یہ وہ لوگ ہونگے کہ جنھوں نے

اپنے بدن کا گوشت حرام کھانے سے موٹا کیا ہے اور یہ وہ لوگ ہونگے کہ اپنے دین کو لہو ولعب میں

صرف کیا ہے اور کپڑا حریر ریشمی پہنتے ہیں اور خدا کی بندگی سے برہنہ ہیں اور وہ لوگ عالم ہونگے

کہ علم پڑھکر عمل نہیں کرتے اور دنیا کمانے کیواسطے علم پڑھتے ہیں حدایث میں آیا ہی کہ حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انتڑیاں عالموں بے عمل کی شکل خچر کے پھرائی جاوینگی دوزخ میں ایسے

عالم کو قرآن میں خدا نے گدھا کہا ہی اور پھر وہ لوگ ہونگے کہ آخرت سے غافل تھے اور دنیا کے کام میں

ہوشیار اور حدیث میں لکھا ہی کہ ہر عضو دوزخیونکا دوزخ میں علیحدہ ہوجاے گا اور دوزخ میں

ایک مکان کہ نام اسکا ویل ہے اور وہ کنواں عذاب کا ہے یہ اُنکے واسطے ہے کہ جو کم تول کے خلق کو دیتے ہیں اور وہ ویل اُنکے واسطے ہے جو اپنی نمازوں سے بیخبر ہیں یعنے جو شخص نماز تنگ وقت میں پڑھتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ کلام مجید میں فرماتا ہے فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۙ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلَاتِھِمْ سَاھُوْنَ ۙ یعنے پس عذاب ویل ہے اُن نمازیوں کیواسطے جو اپنی نمازوں سے بیخبر ہیں یعنی نماز کبھی پڑھتے ہیں اور کبھی نہیں پڑھتے اور وہ ویل اُنکے واسطے ہے کہ اپنے قول و قرار کو توڑتے ہیں اور ہر ایک اقرار توڑنیوالا آگ کی سولی پر چڑھایا جاوے گا اور کان اور ناک سے پیپ نکلے گی جیسا کہ کافر عذاب سے پناہ مانگتا ہے ویسا ہی قول و قرار کے توڑنے والے بھی عذاب سے امان طلب کرینگے ۔ اور حضرت نے فرمایا ہے کہ ایک گروہ دوزخ میں پڑیگا کہ پیٹ اُن کا سوج کر پہاڑ کے برابر ہو جائے گا۔ اور وہ گروہ طوق و زنجیر میں جکڑا ہو گا جسوقت وہ لوگ ارادہ اُٹھنے کا کرینگے شکم کے بوجھ سے گر پڑینگے اور گرزوں سے مارے جائینگے وہ گدھوں کی طرح چلائیں گے یہ وہ لوگ ہونگے کہ بیاج اور سود کھاتے ہیں۔ پھر ایک گروہ اور دوزخ میں پڑے گا کہ نیچے کا ہونٹھ پاؤں پر پڑا ہو گا۔ اور اوپر کا ہونٹھ سر پر پڑا ہو گا۔ اور اُن کے مُنھ سے پیپ اور لہو بہتا ہو گا اور اُن کے پیاسوں کو آب حمیم پلایا جاویگا یہ وہ لوگ ہونگے کہ جھوٹی گواہیاں دیتے تھے پھر ایک قوم دوزخ میں پڑیگی کہ فرشتے آگ کی چھُریاں ماریں گے اور کالا لہو آگ سے جلا ہوا اُن کے بدن سے نکلے گا اور اس قدر گندہک کی سی بُو اُنکے بدن سے نکلے گی کہ سارے دوزخی اُس بدبو سے گھبرائیں گے وہ بھی مثال گدھوں سے چلائینگے یہ وہ لوگ ہیں کہ ناحق خون کرتے تھے ۔ اور دوزخ میں ایک جنگل ہے اس میں ایک گروہ قید ہو گا اُس کو گندہک کے کپڑے پہنائے جاوینگے اور بدن سے انگارے نکلینگے اور سر لوہے کی موگریوں سے کوٹا جاویگا یہ وہ لوگ ہیں کہ اپنے ماں باپ کو ستاتے تھے۔ اور ایک گروہ دوزخ میں ہوگا کہ اُن کے پیشاب کی جگہ سے آگ نکلا کرے گی ۔

اور اُن کے گلے اور پاؤں میں طوق اور زنجیریں پڑی ہونگی اور وہ فریاد کریں گے کہ ہائے کوئی
بچانیوالا ہے ہائے کوئی رحم کرنیوالا ہے ہائے کوئی بخشنے والا ہے یہ لوگ ہونگے کہ زنا اور حرام
کرتے تھے اور بیبیوں کو ناخوش رکھتے تھے اس واسطے کہ **حدیث** سے ثابت ہے کہ جو شخص
نامحرم عورت کو قصداً دیکھے آنکھ سے زنا ثابت ہوجاتا ہے مسلمان مرد اور عورت کو چاہیئے کہ سوائے
اپنے محرم کے اور کسی کو آنکھ سے نہ دیکھے کہ بہت منع ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ اس بات سے
ہمارے حضرت کو تاکید فرماتا ہے۔ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ
ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ۝ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ
یَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ یعنے اے محمدؐ تو ایمان والے مردوں سے کہدے
کہ اپنی آنکھوں کو نامحرم عورتوں کے دیکھنے سے چھپاویں اور بچاویں اپنے ستروں کو
حرامکاری سے اُن آنکھوں کو چھپانا نامحرم سے اور حرام کاری سے بچنا ان کے واسطے
بہت اچھا ہے بیشک اللہ تعالیٰ تو خوب خبردار ہے جو کچھ فعل کرتے ہیں اور اے محمدؐ مسلمان
عورتوں سے بھی کہدے کہ وہ بھی اپنی آنکھوں کو نامحرم مردوں کے دیکھنے سے چھپاویں
اور اپنی شرمگاہوں کو حرام کاری سے بچاویں اور اپنا بناؤ سنگار کسی پہ ظاہر نہ کریں
اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ مگر اپنے خاوندوں کے واسطے بناؤ سنگار کرنا مضائقہ نہیں اور حدیث
میں آیا ہے کہ چالیس برس تک چھوڑنے والا ایک نماز کا عذاب کیا جاوے گا۔ اور حضرؐ
نے فرمایا کہ جو شخص نماز چھوڑ دیتا ہے اُسکا حشر فرعون اور ہامان اور قارون اور اُبَیِّ بن خلف
کے ساتھ ہوگا یعنے جو اُن کا دن کا حال ہوگا وہی حال بے نمازوں کے ساتھ ہوگا **روایت** ہے
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب
قیامت قائم ہوگی تو ایک سانپ دوزخ سے نکلے گا کہ نام اُسکا جریس ہے اُسکا سر ساتویں

آسمان پر ہوگا اور دُم اسکی تحت الثریٰ میں ہوگی حضرت جبرئیل اُس سے پوچھیں گے کہ اے بھرئیں تو دوزخ سے کیوں نکلا ہی وہ کہے گا کہ مجھ کو محمد کی امت میں سے پانچ گروہ درکار ہیں۔ اوّل تو چھوڑنیوالا نماز کا۔ دوسرا نہ دینے والا زکوٰۃ کا تیسرا پینے والا شراب کا چوتھا کھانیوالا بیاج کا پانچواں جو کہ دنیا کی باتیں مسجد میں کرتا ہے وہ سانپ پانچوں گروہ کو اپنے منہ میں لے کر دوزخ میں چلا جاویگا۔ نعوذ باللہ منہا۔ روایت ہے کعب بن احبار سے کہ تحقیق حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن لایا جاوے گا اسطرح پینے والا شراب کا کہ اُس کی گردن میں کوزہ شراب کا اور اُسکے ہاتھ میں طنبور ہوگا۔ پھر وہ آگ کی سولی پر دھرا جاوے گا اور ایک پکارنیوالا پکاریگا کہ یہ فلانے شخص کا بیٹا ہے شراب پیا کرتا تھا اسکو دوزخ میں خوب جلاؤ پھر اسکے منہ کی اسقدر بدبو آویگی کہ سارے دوزخی مارے بدبو کے خدا سے فریاد کرینگے یا الٰہی ہم اس بدبو سے گھبراتے ہیں ہمارا دماغ سڑ جاتا ہے۔ اور حدیث میں آیا ہے کہ جب شرابی دوزخ میں پڑیگا بعد ہزار برس کے پکاریگا کہ میں پیاسا ہوں مالک اسکو اسی برس تک جواب نہ دیگا اُس کے بدن میں پسینا زیادہ تر آویگا اور ایذا بہت دیگا پھر پکارے گا الٰہی پسینا مجھ سے دور کر کہ سڑی بو آتی ہے وہ پسینا اُسکے بدن سے ہرگز دور نہوگا اور اسکو اسقدر آگ کھاویگی کہ تمام بدن اسکا خاکستر ہو کر نیا طیار ہوتا رہے گا۔ تمام ہڈیاں اُسکی آگ ہو جاوینگی پھر اُسکے گلے میں بھاری طوق ڈالا جاویگا۔ اور دوزخ کی زنجیروں سے مشکیں بندھیں گی پھر وہ شرابی پانی مانگے گا آب حمیم دیگا پھر اسکو آگ کے صندوق میں ہزار برس تک قید کرینگے پھر اُسکو نکال کر طرح طرح کا عذاب کرینگے پھر وہ فریاد کریگا کہ ہائے میں پیاسا ہوں میرا جگر بھن گیا پھر اُسکو ایک سانپ آگ کا نگل جائیگا پھر وہ دوزخ میں کھڑا ہوگا۔ پھر اُسکے سر پر تاج آگ کا رکھیں گے حضرت نے فرمایا کہ دوزخ میں ایک جنگل ہے کہ نام اُسکا ہَبْ ہَبْ ہے اس میں اُسکو کھڑا کریں گے۔

پھر اُسکو چھریاں مارینگے پھر وہ خنزیر اپنی حضرت کو پکاریگا۔ کا محمداہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم میری فریاد کو پہونچیے عجب طرح کا مجھ پر رنگ برنگ کا عذاب ہو رہا ہے میں آپکی اُمت میں تھا پھر جناب پیغمبر خدا اُسکی آواز سُنیں گے اُسیوقت درگاہ الٰہی میں عرض کرینگے۔ خداوندا میں نے اپنی اُمت سے ایک شخص کی آواز دوزخ کی طرف سے سُنی ہے شاید میری اُمت کا کوئی جلتا ہے اور عذاب اُسپر ہوتا ہے اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماویگا۔ اے محمد ہاں تیری اُمت کا وہ شخص ہے مگر شراب پیتا تھا اور نشے کی حالت میں مرگیا تھا۔ پس میں نے اسکو حالت مستی میں اُٹھایا جو کوئی جس خیال میں مریگا اُسی خیال میں حشر ہوگا۔ پھر جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم عرض کرینگے خداوندا اسکو ہمیشہ عذاب ہوگا یا وہ دوزخ سے نکالا جائیگا جناب ارحم الراحمین فرمائیگا کہ وہ اپنی سزا کو پونہچ گیا اب وہ دوزخ سے نکلے گا۔ کس واسطے کہ میری توحید اور تیری رسالت کا اقرار کرتا تھا۔ اُس نے شرک نہ کیا تھا۔ مگر شراب میں گرفتار تھا۔ دل میں اُسکے نور ایمان کا تھا۔ اسواسطے میں نے اسکو بخشا پھر حضرت بھی اُسکی شفاعت کرینگے وہ شخص دوزخ سے نکلے گا۔ اور بہشت میں داخل ہوگا۔ جو شخص کفر اور شرک سے توبہ کریگا اگرچہ گناہ کے سبب سے دوزخ میں پڑے گا۔ لیکن انجام اُسکا بخیر ہے مُشرک کو اللہ تعالیٰ ہرگز نہ بخشے گا غرضکہ اسی طرح سب گناہ کبیرہ کا عذاب جُدا جُدا مقرر ہے اللہ تعالیٰ سارے عذابوں سے پناہ میں رکھے۔ عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے گنہگار لوگ ہزار برس کے بعد دوزخ میں جلکر پکاریں گے یا اللہ پھر ہزار برس کے پیچھے ندا کرینگے یا قیوم پھر ہزار برس کے بعد اُمت محمدؐ کے لوگ کہیں گے یا رحمن پھر ہزار برس کے بعد چلاویں گے یا رحیم پھر ہزار برس کے پیچھے پکاریں گے یا حنان پھر ہزار برس کے بعد آواز کریں گے۔ یا منان پھر اللہ تعالیٰ کا حکم جبرائیلؑ کو پہونچیگا کہ اے جبرائیلؑ آتش دوزخ نے گنہگاران اُمت محمدؐ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے

عرض کرینگے کہ الٰہی اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ یعنے تو خوب غیبوں کا حال جانتا ہے۔ اور تو دانا
اور بینا ہے اُنکے حال سے کچھ میرے کہنے کی احتیاج نہیں ہے پھر جناب ارحم الراحمین
کہے گا اے جبرئیل جا اور دیکھ کیا حال ہے اُنکا اب وقت ہمارے رحم کا ہے پھر جبرئیل علیہ السلام
حکم رب جلیل کا سُنتے ہی مالک کے پاس جاوینگے مالک دوزخ اُنکی تعظیم کو اُٹھے گا اور پوچھے گا کہ
اے جبرئیل اس مقام قہر پر کسواسطے آئے ہو تمہاری صورت رحم کی ہے اور میری صورت قہر کی
ہے جبرائیل کہینگے بھلا تو نے گنہگاران اُمت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ کیا معاملہ کیا ہے
وہ جواب دیگا اُنکا بُرا حال ہے اور تنگ مقام میں ہیں آگ اُنکی ہڈیوں تک کو کھا گئی گوشت پوست
کچھ باقی نہ رکھا لیکن مُنہ اور دل اُنکا سلامت رکھا ہے کہ اُنمیں ایمان تھا۔ پھر جبرئیل کہینگے اے
مالک بھلا تو حجاب میرے سامنے سے دور کر کہ میں بھی تو اُنکا حال دیکھوں پھر حجاب دُور ہوگا
جبرئیل دوزخیوں کی طرف دیکھینگے کہ بُرا حال ہے دوزخی جبرائیل کو دیکھینگے تو سب کہینگے سبحان اللہ
کیا اچھی صورت کا فرشتہ آیا ہے یہ فرشتہ ہمکو عذاب نہ کریگا پھر دوزخی مالک سے پوچھینگے یہ خوبصورت
فرشتہ کون ہے مالک کہیگا کہ یہ جبرائیل امانت دار خدائے کریم ہیں محمدؐ پر یہی وحی لاتے تھے اب
تمہارے دن مخلصی کے قریب آئے پس جسوقت دوزخی نام محمدؐ کا سنیں گے تو بے اختیار چلاوینگے
یا محمدؐ اہ پھر سب آبدیدہ ہوکر کہینگے اے جبرئیل ہمارا سلام محمد کو پہونچاؤ اور ہمارے اس حال
زبون سے آگاہ کرو کہ یارسول اللہ آپ ہمکو بھول گئے اور آپ دوزخ میں ہمکو چھوڑ گئے ہم کئی
ہزار برس دوزخ میں جلے یہ حال سُنتے ہی جبرائیل درگاہ الٰہی میں حاضر ہووینگے اللہ تعالیٰ فرماویگا
اے جبرائیل تو نے کسطرح محمد کی اُمت کا حال دیکھا عرض کرینگے یارب تو اُنکے حال سے خوب واقف ہے
وہ تنگ مکان میں ہیں سارا بدن اُنکا آگ ہوگیا ہے پھر پوچھے گا کہ کچھ تجھسے اُمت محمد نے سوال
بھی کیا ہے عرض کرینگے کہ ہاں کیا ہے کہ ہمارا سلام محمدؐ کو پہونچاؤ اور ہمارے زبون حال سے واقف کرو

پھر خدائے تعالیٰ فرماویگا کہ جا محمد کو انکی اُمت کے حال سے مطلع کر جبرئیل یہ فرمان سنتے ہی جھٹ پٹ حضرت
کے پاس حاضر ہونگے روایت صحیح ہے کہ اُسدن حضرت نیچے درخت طوبے کے تخت نور ایک موتی
کے خیمے میں بیٹھے ہونگے اور اُس خیمے کے چار ہزار دروازے سنہری ہوں گے۔ پھر جبرائیل رو کر
عرض کرینگے یا رسول اللہ آپکی اُمت گنہگار کو دوزخ میں جلتا دیکھ آیا ہوں کبیرہ گناہ کرکے مرگئے تھے اسلیئے
عذاب دوزخ میں گرفتار ہیں آپکو سب نے سلام کہا ہی اور پکار رہی ہیں کہ یا محمد اور جناب پیغمبر خدا بے اختیار
رو کر کہینگے لَبَّیْكَ یَا اُمَّتِی یعنے اے اُمت میری میں حاضر ہوں۔ پھر حضرت عرش معلیٰ کے تلے تشریف
لاوینگے اور سارے پیغمبر اور آپکی اُمت کے متقی لوگ پشت مبارک کیطرف کھڑی ہونگے پھر اللہ تعالیٰ کی اسقدر
حمد وثنا بیان کرینگے کہ ایسی حمد ثنا کبھی نہ کہی ہوگی پھر حضرت حمد وثنا بیان کرتے ہوئے سجدے میں
گر پڑینگے بعضے کہتے ہیں کہ سات دن تک سجدے میں رہینگے اور بعضے کہتے ہیں کہ چودہ دن تک سجدے میں
پڑے رہینگے پھر حق تعالیٰ جل شانہٗ فرماویگا ای حبیب میری تو سر کو اُٹھا اور مجھی سوال کر کہ میں قبول کرونگا
پھر حضرت روتے ہوئے عرض کرینگے کہ الٰہی میری امت کے لوگ دوزخ میں جلگئے اور اپنی سزا کو پہونچے
الٰہی اُنکو دوزخ سے نکالکر بہشت میں داخل کر جناب الٰہی فرماویگا کہ میں نے تیری شفاعت قبول کی تو اب جا
اور اُنکو میرا سلام پہونچا اور نکال دوزخ سے جس کسی نے صدق دل سے کہا ہو کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبروں اور متقیوں کے ساتھ دوزخ کی طرف جاوینگے جس وقت مالک
چہرہ مبارک کو مشاہدہ کریگا اسیوقت تعظیم کیواسطے منبر سے اُتریگا حضرت پوچھینگے ای مالک میری اُمت کا
کیا حال ہے عرض کریگا کہ بُرا حال ہے اور تنگ مکان کے عذاب میں مبتلا ہیں پھر حضرت مالک سے
دروازہ کھلوائینگے سارے دوزخی اپنے پیغمبر کو دیکھ کر چلا اُٹھینگے کہ یا رسول اللہ آگ نے ہمارے بدن کے
گوشت اور ہڈیوں کو خوب جلایا۔ اور بعض لوگ کہینگے کہ یا رسول اللہ آکر دیکھئے کہ ہم زانو تک جل گئے
کوئی پکاریگا یا رسول اللہ ہم کو دوزخ نے اسقدر جلایا کہ تمام ہڈیاں ہماری آگ کی ہوگئیں۔ کوئی

پکاریگا یا نبی اللہ ہم سینے تک جل گئے کوئی بولے گا کہ یا محمد ہم سر سے پاؤں تک جلتے دوزخ میں
یا رسول اللہ کیا آپ ہمکو بھول گئے تب حضرت عذر کرینگے کہ مجھ کو تمہارے حال سے خبر نہ تھی پھر جب
حضرت سب کو دوزخ سے نکال لینگے سب کا بدن مثل کوئلے کے کالا ہوگا پھر آپ سب کو لیجا کر ایک درخت
کے تلے کھڑا کرینگے اُس درخت کی جڑ سے نہر الحیات جاری ہوگی اُنہیں سب کو غسل دلوا دیں گے
جسوقت وہ لوگ نہر الحیات سے نہا کر نکلینگے تو بدن اُنکا مانند چودھویں رات کے چاند کے چمکتا ہوگا ایک
پیشانی پر لکھا ہوگا کہ ہم قوم جہنمی ہیں آزاد کیئے ہوئے رحمن کے یعنے اللہ تعالی نے ہمکو ابھی دوزخ سے
آزاد کیا ہے پھر سب بہشت میں داخل ہونگے بہشتی اونکو دیکھ کر آپس میں چرچا کرینگے کہ شاید اللہ تعالی نے
دوزخ سے نکالا ہے کہ پیشانی پر لکھا ہے ہم قوم جہنمی ہیں جہنم سے آزاد کئے گئے ہیں تو یہ خطاب
اُن کو بڑا معلوم ہوگا عرض کرینگے جسطرح ای الٰہی تونے ہمکو دوزخ سے آزاد کیا ہے اسیطرح ہم امیدوار ہیں کہ
خطاب بھی ہمارا ہے دور ہو پھر اللہ تعالی اُس مکتوب کو اُنکی پیشانی سے دور کریگا پھر کوئی نہ کہے گا کہ یہ
دوزخ سے آئے ہیں جسوقت کافر دیکھیں گے کہ یہ قوم مسلمان دوزخ سے نکلکر بہشت میں گئے
تو سب بول اُٹھینگے اے کاشکے ہم بھی ایماندار مسلمان ہوتے تو ہم بھی اسیطرح دوزخ سے نکلکر
بہشت میں جاتے ابدالآباد دوزخ میں نہ رہتے **انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ**
قیامت کے دن موت اَبلق بھیڑی کی صورت پر لائی جاویگی اور بہشت والوں سے کہا جائے گا کہ تم
اسکو پہچانتے ہو بولینگے کہ البتہ ہم پہچانتے ہیں کہ یہ موت ہی پھر موت کو دوزخ کی طرف کرکے کافروں کو
دکھلاوینگے اُنسے فرشتے کہینگے کہ تم پہچانتے ہو کہ یہ کون ہی کافر کہینگے کہ ہاں یہ موت ہے پھر موت کو
درمیان جنت اور دوزخ کے ذبح کرینگے تب فرشتے جنت کیطرف متوجہ ہوکر کہینگے ای اہل بہشت
اب تم ہمیشہ بہشت میں چین و آرام کرو اب تمکو کچھ خوف ہے نہ رنج اب تمہاری موت بھی ذبح
ہوگئی اب کبھی تمکو موت نہ آویگی سب پکار کر بولینگے الحمد للہ ہم کو اللہ تعالے نے بہشت کا

وارث کردیا جو وعدہ ہمارے ربنے ہمسے کیا تھا پورا ہوا پھر مالک دوزخ کیطرف اپنا منہ کرکے کہیگا
اے دوزخیو تمہاری موت ذبح ہوئی ہی اب تمہاری موت کو بھی موت آئی اب تم ہمیشہ دوزخ میں
پڑے رہو تم کافر اور مشرک تھے بہشت تمپر حرام ہے اب تم پکارو انکو جنکو تم دنیا میں سوا خدا کے
مدد کیواسطے پکارتے تھے اور بلاؤ انکو جنکو خدا کا شریک ٹھہراتے تھے پھر کافر کچھ جواب دینگے جب یہ
لعن و تشنیع سنیں گے تو مایوس ہوکر کہینگے اب ہماری آس دوزخ سے نکلنے کی نہیں ہی پھر اللہ تعالے
کیطرف سے آواز سنیں گے کہ جیسے تم ہمکو اور آج کے دن کو دنیا میں بھول گئے تھے اب ہمنے بھی تمکو
فراموش کیا پھر دروازہ دوزخ کا بند ہو جاویگا کبھی نہ کھلے گا الٰہی ہم سب کو مسلمان کرکے دنیا سے
اٹھانا اور اپنے قہر سے بچانا آمین حدیث میں روایت ہی کہ جب جہنم کو قیامت کے دن کھڑا
کرینگے تو سارے پیغمبر اپنی امت کے ساتھ اسکے کنارے کھڑے ہونگے اور سب کے نامۂ اعمال ہاتھ
میں دیئے جاوینگے اور جب دوزخ کو دیکھینگے اور اس کی آواز کو پانچ سو برس کی راہ سے سنینگے
تو ہر شخص کہہ اٹھیگا نفسی نفسی یہانتک کہ خلیل اللہ اور کلیم اللہ بھی نفسی نفسی بول اٹھیں گے
ہر پیغمبر اپنی امت سے کہیگا کہ ہمکو طاقت بخشانے کی نہیں ہی ہم اپنے حال میں خود گرفتار ہیں
تو پھر ہمارے حضرت بولینگے امتی امتی۔ پس جسوقت آگ انکی نزدیک آویگی تو جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم فرماوینگے کہ اے آگ طفیل نمازیوں کے اور طفیل صدقہ دینے والونکے اور طفیل روزہ دارونکے
ان لوگوں کے پاس سے چلی جا وہ نجاویگی پھر جبرئیل کہینگے کہ یا رسول اللہ یوں کہیئے کہ اے آگ
تصدق روزہ داروں کے اور طفیل توبہ کرنے والونکے انکے پاس سے چلی جا۔ جب حضرت اسطرح سے
کہینگے پھر وہ چلی جاویگی اور حدیث میں آیا ہے کہ بعضے گنہگار جو دنیا میں خوف الٰہی سے روتے
ہیں انکو کنارے دوزخ کے کھڑا کرینگے اور آگ قصد جلانیکا کریگی پھر فرشتے اسی وقت ان
گنہگاروں کے آنسوؤں کو لاکر آتش دوزخ پر چھڑک دینگے وہ آگ فی الفور ٹھنڈی ہو جاویگی

اور لکھا ہے کہ ہر ایک شخص کو مانند بچہ کر دوزخ کیطرف لیجاوینگے وہ بندہ اپنے رب سے کہیگا کہ یا رب تیرا رسول فرمایا کرتا تھا کہ جو کوئی روئیگا خوف خدا سے یہانتک کہ ایک بال بھی تر ہو جاوے تو اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ سے بچاویگا الٰہی تو دانا و بینا ہے کہ میں دنیا میں تیرے خوف سے خالی مکان میں رویا کرتا تھا مجھکو دوزخ میں نہ ڈال آگے تو مختار ہی اور تیرا رسول برحق ہی پھر اسکو اللہ تعالےٰ رونے کی برکت سے بخشدیگا اسیطرح سے بہت حکایتیں حدیث میں آئی ہیں مسلمانونکو چاہیئے کہ جناب الٰہی میں گریہ وزاری اور توبہ کرتے رہیں اور اسکے فضل وکرم کے امیدوار رہیں اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کے طفیل سے بخشدیگا الٰہی تو اپنے فضل وکرم سے سب مسلمانوں کو کفر اور شرک سے بچائیو اور میں تیری درگاہ میں یہ مناجات کرتا ہوں قبول فرمائیو بطفیل محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے کہ جس کی شفاعت کے امیدوار ہم سب گنہگار ہیں۔ آمین یا رب العالمین رحمۃ اللہ

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

الٰہی اپنے نبیؐ کا مجھے مزار دکھا
الٰہی مجھ کو گناہونکا تو نہ بار دکھا
الٰہی تجھسے دعا ہی یہی میری ہردم
کہ فاسقونکا تو مجھکو کاروبار دکھا
بچا مجھکو خدا کبر اور تکبر سے
نہ راہ مجھ کو بدونکی تو زینہار دکھا
الٰہی عشق مجازی سے رہا کیجیو
مجھے تو عشق حقیقی کی اب بہار دکھا

حریم کعبہ کا اپنے مجھے حصار دکھا
الٰہی مجھ کو بچانا تو شرک و بدعت سے
کہ مجھکو شہر مدینہ بھی ایکبار دکھا
بچانا میرے تئین حق تو کار شیطان سے
بہت تو میری تئین عجز وانکسار دکھا
الٰہی مجھپہ اپنی رکھ نگاہ کرم

نگاہ رکھ تو مجھے ای خدا گناہوں سے
نہ راہ مجھ کو ضلالت کی زینہار دکھا
الٰہی میں کہتا ہوں تجھ کو بہ خداوندا
نہ راہ مجھکو تو شیطان کی خاروار دکھا
الٰہی سخت گرفتار ہوں گناہونمیں
تو مجھ کو راہ محمدؐ کی استوار دکھا
الٰہی بخشدے فیاض کی خطاؤنکو

جمالِ احمدِ مختارِ باوقار دکھا

تمّت بالخیر

6512

بہشت نامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد پروردگار خالق جنت و نار اور نعتِ احمدِ مختار شفیع اُمت گنہگار کے سب مومنین خاص و عام
پر ظاہر ہو کہ پہلے اِس خاکسار مطلق **فیاض الحق** قصبہ محمدی کے رہنے والے نے رسالہ **قیامت نامہ**
شدائد دوزخ میں معتبر حدیثوں سے انتخاب کر کے بموجب خواہش ایکدوست باصدق وصفا **محمد رضا**
کے لکھا تھا سو اسکو پڑھکر اکثر مرد اور عورتوں نے گناہوں سے توبہ اور استغفار کیا پھر ایک دن
دوست ممدوح نے اِس عاجز سے ارشاد کیا کہ اب ایک رسالہ مختصر بہشت کی نعمتوں کا مع کیفیت
دیدارِ خدا زبانِ ہندی سلیس میں ایسا جمع کر کہ مسلمان سُنکر خوش ہو جائیں کیونکہ جہان حال نذیر کا
بیان کیا ہے وہان بشیر کا بھی چاہیئے اسیواسطے بموجب فرمایش دوست موصوف کے قرآن اور حدیث
اور روایات صحیحہ سے استنباط کر کے سنہ ۱۲۶۵ بارہ پینسٹھ ہجری میں اس رسالے کو تالیف کیا کہ جو مسلمان
اس کو پڑھیں للہ میرے واسطے دعاءِ خیر کریں کہتے ہیں جب حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ
والتسلیم جناب باری کے حکم سے اپنی اُمت گنہگار کو دوزخ سے نکال کر نہر الحیات پر لیجائینگے تو ایمیں
غوطہ دلوائینگے جب وہ اُس سے نکلیں گے تو اُن سبکا بدن سُرخ مثل کندن کے چمکتا ہوگا اور بسبب
خوشبو کے مہکتا ہوگا پھر اللہ تعالیٰ کا حکم رضوانِ بہشت کے داروغہ کو ہوگا کہ تو اُمت محمدی کیواسطے کئی لاکھ
براق بہشت سی لیکر نہر الحیات کے پاس جا یہ فرمان سُنکر رضوان ملائکہ بہشت سے ارشاد کریگا کہ تم سب
براقوں کو سجا کر نہر الحیات کے پاس لیجاؤ اور اُمت محمدی کو سوار کر کے بہشت کے دروازے پر پہونچا دو۔
غرضکہ لاکھوں فرشتے براقوں کو جواہرات کے زین سے آراستہ کر کے حضرت رسولکریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت بابرکت میں لائینگے اُسیوقت آپ اپنی تمام اُمت کو سوار کرائینگے اور آپ خود تخت رفرف پر

سوار ہو کر سب آگے آگے چلینگے اور ہر طرف سے ملائکہ نورانی جلوس میں گرد اطراف پکارتے ہونگے
اور ہر ایک عورت تین نماز گذارنے والیاں اپنے خاوند کی مطیع نور کے ہودج میں بیٹھ کر اپنے اپنے
خاوندوں کے ساتھ بہشت کیطرف چلینگی اور اس جلوس میں ہر مرد اور عورت کے سر پر چڑیاں
خوبصورت رنگ والیاں اپنی اپنی بولیاں بولتی ہونگی اور فرشتے حاملان عرش تماشا دیکھتے ہونگے
جب اسطرح سواریاں کنارے بہشت کے آکر کھڑی ہونگی تو رضوان ان لوگوں کے استقبال کیواسطے
آئیگا اور کمال خوشی سے یہ آیت زبان پر لائیگا سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ یعنے
سلامتی ہو والے پر تمہارے تم خوش ہوئے پس داخل ہو دس بہشت میں ہمیشہ کو یعنی اب کبھی تم نہ نکلوگے یہ آیت
سُن کر سب اُمتِ محمدی اپنے پیغمبر صاحب کے ہمراہ ہو کر بہشت میں داخل ہوگی. جب لوگ مکانات اور باغات
اور نہریں بہشت کی دیکھیں گے تو مارے خوشی کے یہ آیت شریف پڑھیں گے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ صَدَقَنَا
وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ یعنے
سب تعریف واسطے اللہ کے ہے کہ جسنے سچا کیا ہے ہم سے اپنے وعدے کو اور وارث کیا ہمکو بہشت
کی زمین کا جگہ پکڑیں ہم بہشت میں جہاں جی چاہے (یعنے یہاں ہم کو کوئی روکنے ٹوکنے والا نہیں)
پس کیا اچھا ہے ثواب نیک عمل کرنیوالوں کا پھر کہینگے شکر ہے خداوند کریم کا کہ جسنے دور کیا ہم لوگوں سے
حُزن وملال کو روایت ہے کہ جب مومنین بہشت میں داخل ہونگے تو اول انکو اُس مچھلی کا کباب
ملے گا کہ جو ساتوں طبقہ زمین کو اپنی پیٹھ پر اُٹھا رہی ہے اور نام اُسکا یوتا تہیموں ہے بلکہ ایک دن
اُس مچھلی نے جناب باری میں دُعا کی تھی کہ اے ربّ میرے کباب اپنے دوستوں کو کھلانا اُس کے
جواب میں حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے مچھلی تیری کلیجی کے کباب اُن لوگوں کو دونگا کہ جو کفر اور شرک سے
توبہ کرتے ہیں اور پانچوں وقت کی نماز پڑھتے ہیں اور ماہِ رمضان کے روزے رکھتے ہیں اور اپنے
مال کی زکوٰۃ نکالتے ہیں. اور مقدور ہوتے حج ادا کرتے ہیں. یہ بات سُن کر وہ مچھلی .

بہت خوش ہوئی روایت ہے کہ جب لوگ بہشت کے اندر جاوینگے تو آس پاس حوض کوثر کے
کھڑے ہونگے اور اُس حوض کا پانی برف سے زیادہ ٹھنڈا اور دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے
زیادہ میٹھا ہے اور گلاب اور کیوڑے سے زیادہ خوشبو آتی ہے اور وہ حوض چوگرد جواہرات اور یاقوت سے
جڑا ہے اور کٹورے اُسمیں سُنہری اور روپہلے تیرتے ہیں اُن کٹوروں میں ایسی چمک ہے کہ جیسی آفتاب
کی چمک ہو بلکہ اس کی چمک سے آنکھ جھپک جاتی ہے لیکن اُن کٹوروں کی طرف سب کی آنکھ تکتی رہ جائیگی اور
وہ حوض اسقدر چوڑا ہے کہ اگر کوئی تیز رو گھوڑا اس طرف سے اُس طرف کو جاوے تو ایک مہینے میں پہنچے
کتاب بشت بہشت میں لکھا ہے کہ حوض کوثر کے اوپر ایک منبر نور کا رکھا ہے اُسپر جناب رسالت مآب
بیٹھیں گے اور اس حوض کے چاروں کونوں پر چار یار باوقار رض بھی بیٹھے ہوں گے پہلے حضرت رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کٹورا حوض سے بھر کر حضرت ابوبکر صدیق رض کو دینگے اور وہ دوسرے
کونے پر حضرت عمر رض کو حوالے کرینگے اور وہ تیسرے کونے پر حضرت عثمان رض کے پاس پہونچاوینگے
اور وہ چوتھے کونے حضرت علی رض کو سپرد کر دینگے پھر حضرت علی رض حوض کوثر کا پانی سب مومنوں کو عطا
کرینگے وہ پانی اسقدر ہاضم ہے کہ جو کوئی ایکبار اسکو پیوے پھر پیاسا نہ ہوگا اور جو کوئی نشہ کھاوے
یا پیوے اسکو حوض کوثر کا پانی نہ ملیگا ایک سال اس خاکسار نے استاذنا و مولانا محمد معین رحمۃ
اللہ تعالیٰ فی اعلیٰ علیین کے وعظ میں سنا تھا کہ آپ فرماتے تھے کہ ایکدن جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم صحابہ رض کرام کے ساتھ اپنے دولت سرا کیطرف تشریف لیئے جاتے تھے آپ نے مخاطب ہو کر
ان سے فرمایا کہ قسم ہے اُسکی کہ جس کے ہاتھ میں محمد صلعم کی جان ہے کہ تم بہشت میں اپنا اپنا مکان اسطرح پہچانو
کہ جیسے تم یہاں دنیا میں اپنا اپنا مکان پہچان لیتے ہو دیواریں اُسکی سنہری و روپہلی اینٹوں کی بنی
ہیں اور گارے کی جگہہ مُشک اور زعفران لگا ہوا ہے اور کنگریاں وہاں کی سچے موتی آبدار ہیں
اور ایک نہر لطیف معلق ہوا پر بہتی ہے اُسکا نام تسنیم ہے اور بہشت میں بعضے مکان بہشتیوں کے

معلق ہوا پر بے ستون بنے ہیں انمیں کوئی بنگلہ موتی کا اور کوئی زمرد سبز کا اور کوئی یاقوت سرخ کا
ہے اور لاکھوں محل جواہرات کے طیار ہیں اور بہت مکان خدا کے دوستوں کے واسطے ایسے
شفاف بلور کے پاکیزہ اور مصفا بنے ہیں کہ اندر کی چیز باہر سے اور باہر کی چیز اندر سے معلوم ہوتی ہے
اور ایک ایک محل ساٹھ ساٹھ کوس کا ہے اور بعضے مکان یاقوت کے ستونوں کے اوپر قبوں کی طرح
ہیں اور وہاں انکے مکانوں کے چھت ایسی شفاف ہی کہ لیٹے ہوئے آسمان کے تارے گن لو۔ اور نزاکت کا
یہ ڈھنگ کہ ستر ستر کپڑوں سے رنگت بہشتیوں کے بدن کی پھوٹ نکلے گی۔ اور نہ وہاں سورج کی روشنی
نہ اندھیرا نہ اجالا ہے بلکہ عرش کی روشنی سی صبح صادق کی روشنی ہوگی۔ یہ تعریف سنکے اصحاب نے عرض کیا
کہ یا رسول اللہ یہ مکان خاص پیغمبروں اور شہیدوں کو ملیں گے۔ یا اور مسلمانوں کو بھی میسر ہوں گے
آپنے فرمایا کہ جس نے شرک سے توبہ کی اور پیغمبروں کو سچا جانا اور مسکینوں کو کھانا کھلایا اور مسلمانوں سے محبت
اور اخلاص سے بولا اور ترش رو نہوا اور آپس میں چرچا سلام علیک کا کرتا رہا اور بغض و حسد مسلمانوں سے
نہ رکھا اور خدا کی بلاؤں پر صبر کیا اور سب لوگ پڑے سوتے ہوں اکیلے اٹھکر تہجد کی نماز پڑھی اور مال اپنا
خدا کی راہ میں خرچ کیا ان ہی لوگوں کو وہ مکان بہشت میں ملینگے **صحیح روایت سے** سات بہشت
ہیں مگر آٹھویں بہشت کے نام میں اختلاف ہے پہلی بہشت جو چاندی خالص کی بنی ہے اس میں جو گنہگار
کہ دوزخ سے نکلکر بہشت میں جائینگے وہ رہیں گے اسکا نام **دار الخلد** ہے اور دوسری بہشت سونے
کی ہے اس میں مالدار زکوٰۃ نکالنے والے رہیں گے اس کو **دار المقام** کہتے ہیں۔ اور تیسری بہشت
یاقوت سرخ سے تیار ہے وہ اُن کے واسطے ہے کہ جو لوگ مصیبت میں صبر کرتے رہے ہیں اور کہتے
ہیں کہ ہم کیوں فریاد کریں یہ مصیبت اور دکھ تو اللہ ہی کیطرف سے ہمکو ملا ہے جزع فزع کرنا نہ چاہیئے
غرض اس بہشت کا نام **دار السلام** ہے اور چوتھی بہشت زمرد سبز کی بنی ہوئی ہے اسمیں نمازی اور
زاہد اور عابد رہینگے اس کا نام **عدن** ہے اور پانچویں بہشت فقط موتیوں کی تیار ہے اُس کے اندر

عالم باعمل اور حافظ قرآن داخل ہونگے اسکو دارالقرار بولتے ہیں اور چھٹی بہشت فقط لعل سُرخ کی

مرتب ہے اس میں شہید لوگ اور موذن بلند آواز سے اذان دینے والے رہینگے اُسکا نام نعیم ہے

اور ساتوین بہشت ندکی ہی اُسمین اولیاء اللہ جو یہان ہر وقت خدا کی حضوری میں رہتے ہیں اور

درویش توکل کرنیوالے اُسمیں استقامت کرینگے اس کا نام جنۃ الماویٰ ہی اور آٹھویں بہشت جو

فقط نور ہے وہ بہشتیوں کے اوپر لمبی چوڑی ہے اور وہیں نور آلہی کی تجلّی نظر آئینگی اُسمیں ہمارے

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم مع صحابہؓ اور اہل بیت اور سب پیغمبر لوگ ہا کرینگے اُسکا نام

جنۃ الفردوس ہی بلکہ حضرت نے فرمایا ہی کہ اپنے رب سے جنۃ الفردوس مانگا کرو اور ایک ایک بہشتی

کا مکان سَو سَو منزل تک ہے اور ہر بہشتی کے محل تسو تسو درجے کے بنے ہیں اور ہر درجہ ہیری اور

زمرد اور یاقوت کا بنا ہے اور ہر ایک درجہ اتنا لنبا چوڑا ہے کہ جیسے آسمان اور زمین میں فرق ہے

اور بہشت میں ایک مُلک بڑا نظر آئیگا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے حضرت سے ارشاد فرمایا ہے وَ

اِذَا رَاَیۡتَ ثَمَّ رَاَیۡتَ نَعِیۡمًا وَّ مُلۡکًا کَبِیۡرًا یعنے اور جب دیکھیگا تو اُس جگہہ کو یعنے بہشت کو تو دیکھے

گا تو نعمت اور ایک مُلک بڑا یعنے ہزاروں لاکھوں کوس تک بہشت میں اُسدن جگہہ ہو جاوے گی

پھر اصحابنے ایکدن عرض کیا کہ یارسول اللہ بہشت میں اُس دن کون کون شخص داخل ہوں گے فرمایا

کہ جو لوگ کُفّار سے جہاد کرتے ہیں اور انکو بڑھ بڑھ کر تیر لگاتے ہیں اور جو لوگ گھر سے وضو کرکے

مسجد میں جماعت کے واسطے جاتے ہیں اور منتظر دوسرے وقت کے مسجد میں بیٹھے رہتے ہیں

اور جو حافظ قرأت کے ساتھ ٹھہر ٹھہر کے قرآن مجید پڑھتے ہیں اور جو لوگ کہ آفتوں پر صبر کرتے ہیں

اور یہ سب جلد جلد اُن درجوں پر چڑھنے لگیں گے اور جناب رسول مقبول نے فرمایا کہ بہشت میں

اور بڑے بڑے درجے نور کے بنے ہیں ہر درجے میں ایک ایک حور بیٹھی ہوئی ان لوگوں کو بلاتی

ہے کہ جو بادشاہ اور حاکم عدل کرتے ہیں اور جو لوگ غریبوں کی سفارش امیروں کے پاس جاکر

کرتے ہیں اور جو لوگ کہ خدا پر توکل کرتے ہیں اور مسکین ہو کر خدا کی بندگی اور عبادت میں چست و چالاک رہتے حدیث میں روایت ہے کہ ایک دن ایک شخص نے جناب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو کمال خوشی ہے کہ آپ کی زبانِ گوہر فشان سے کچھ بہشت کا حال سنوں آپنے فرمایا کہ سن ایک ایک موتی کا محل بہشت میں ایسا بنا ہے کہ جسکے اندر ستر ستر حویلیاں سُرخ یاقوت کی تیار ہیں اور ہر حویلی کے اندر ستر ستر فرش ہر رنگ کے بچھے ہیں اور ہر فرش پر ایک ایک حور بیٹھی ہے اور ہر مکان میں ستر ستر غلمان کھڑے ہیں اور سبز زمرد کے بنے ہیں۔ اور ہر مکان میں ستر ستر تخت جواہرات کے مرصع دھرے ہیں اور تخت پر ستر ستر فرش اور ہر مکان میں ستر ستر خوان کھانے کے ہیں اور ہر مکان میں سنہری روپہلی برتن موجود ہیں اور فرمایا جناب رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ ادنیٰ بہشتی کو ہزار خادم ملینگے اور کسی کو پانچ ہزار اور کسی کو دس ہزار یہ سب غلام خوبصورت بن ڈاڑہی مونچھ کے ہونگے ایک شخص اور بول اُٹھا کہ یا رسول اللہ بھلا ہم لوگوں کو بہشت کے مکان کیونکر ہاتھ لگینگے فرمایا جو کوئی مسجد بناوے اور غریبوں کے میوہ کھانے کیواسطے باغ لگاوے اور جو کوئی مسکینوں کو کھانا کھلاوے اور جو چار رکعت سنت عصر کی ہمیشہ پڑھتا رہے اور جو کوئی مغرب اور عشا کے بیچ میں دس رکعت نماز نفل پڑھے اور جو کوئی ضحیٰ کی ہمیشہ نماز پڑھتا رہے اور جو کوئی شب جمعہ میں سورہ دخان پڑھنا ناغہ نکرے اور صبح کو جمعہ کے دن روزہ بھی رکھے اور بازاروں میں چلتے ہوئے کلمہ توحید زبان پر جاری رکھے اور جو کوئی دس بار سورہ اخلاص وقت کی نماز کے بعد پڑھتا رہے تو ان چیزوں کے کرنیسے لاکھ نیکیاں اللہ تعالیٰ اسکو عطا کریگا اور لاکھ بدیاں دُور کریگا اور جب وہ شخص مریگا اوسکو جنت کے مکان عنایت ہونگے یہ حدیث سنکر حضرت عمر نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھکو بڑا ارمان ہے کہ جنت میں اپنے واسطے بہت سے محل بنواؤں یہ کام تو میں کرتا ہوں جو آپنے فرمایا حضرت نے فرمایا کہ اب آگے بہت محل اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ملینگے اور جس گروہ کے

مارے فاقون کے پیٹ پر پتھر باندہ کر جہاد کیا ہوگا اور جس قوم نے رنج اور راحت کو یکسان جانکر کبھی کوئی آن یاد الٰہی اور شکر ایزدی سے غفلت نکی ہوگی اور جو لوگ کہ بھائی مسلمانوں کی قبر بند کھودتے ہیں اور جو لوگ کہ مسلمانوں کا جھگڑا فیصل کر دیتے ہیں اور جو لوگ کہ نمازوں میں برابر صف باندہ کر کھڑے ہوتے ہیں ان سبکے واسطے جنت میں بڑے بڑے محل سرخ یاقوت کے ملینگے اور فرمایا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ فرمائیگا دن قیامت کے کہان ہیں وہ لوگ جو پاک رکھتے تھے اپنے کانونکو لہو کی بات سننے سے اور بچاتے تھے دنیا میں اپنی تئین مزامیر شیطان سے یعنی راگ اور باجونکے سننے سے پھر اللہ تعالیٰ فرشتونسے فرمائیگا کہ ان لوگونکو میری حمد ثنا اور خبر کرو اس بات کی کہ انکو نہ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہونگے اور فرشتو اُن کو داخل کرو مشک کے باغ میں پھر ملائکہ ان لوگونکو اپنے ساتھ بہشت میں لیجائینگے روایت کیا اس حدیث کو رزین محدث نے محمد بن المنکدر رضی اللہ عنہ سے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جنت فردوس سے چار نہرین نکلی ہیں وہ سب بہشتیوں کے مکانوں کے تلے جاری ہیں ایک نہر خاص پانی کی اور دوسری دودھ کی اور تیسری شراب طہور کی اور چوتھی شہد خالص کی چنانچہ اللہ خبر دیتا ہے فِيهَا أَنْهَارٌ مِنْ مَاءٍ غَيْرِ آسِنٍ وَأَنْهَارٌ مِنْ لَبَنٍ لَمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهُ وَأَنْهَارٌ مِنْ خَمْرٍ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ وَأَنْهَارٌ مِنْ عَسَلٍ مُصَفًّى (یعنے بیچ اسی بہشت کے نہرین ہیں دودھ کی کہ نہ بدلا گیا مزہ انکا یعنے اس نہر کا پانی بہت صاف ہے ذرہ گندلا نہیں) اور نہرین ہیں دودھ کی نہ بدلا گیا مزہ انکا یعنی اُن نہرون میں ایسا دودھ ہے کہ کبھی پھٹتا اور جمتا نہیں اور نہ کبھی کھٹا ہوتا ہے) اور نہرین ہیں شراب طہور کی مزہ دینے والی واسطے پینے والوں کے (یعنے اسکے پینے سے تمام بدن میں خوشبو آنے گی) اور نہرین ہیں شہد صاف کیئے ہوئے کی (یعنے ان نہروں میں کوڑا کرکٹ اصلا نہو گا) جسوقت مومنین ان نہرون سے کچھ نوش کرینگے اسیوقت سبکے دلوں سے بغض اور کینہ اور حسد دفع ہو جائیگا یعنے کوئی آپسمیں

یہ خیال نکریگا کہ میرا مرتبہ کیوں کم ہے اور اُسکا کیوں زیادہ ہے اور کوئی بات لغو اور جھوٹ نہ بولے گا
جیساکہ اللہ تعالیٰ ارشاد کرتا ہے لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّلَا کِذّٰبًا ؕ یعنے نہ سنیں گے بیچ اُسی بہشت
کے کوئی بات لغو اور نہ جھٹلانا اور دوسری جگہ فرمایا ہے لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِیْمًا ۙ اِلَّا
قِیْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ۔ یعنے نہ سنیں گے بیچ اُسکے کوئی بات بیہودہ اور نہ گناہ کی باتیں مگر یہی ہے کہنا
کہ سلام ہے سلام ہی یعنے بہشت میں ٹھٹھے بازی اور واہیات نہیں مگر سب مومنین ملکر آپس میں سلام علیک کا
چرچا کیا کرینگے اور مبارکبادیاں دیا کرینگے اور تھوک اور ناک کا میل کچھ نہ ہوگا ۔ اور پیشاب اور جا ضرور
کی حاجت نہوگی اور عورتیں حیض و نفاس سے پاک رہینگی اور بہشت میں داڑھی اور مونچھ یا اور جگہ کے بال
اصلا نہونگے مگر سر کے بال اور بھوین اور پلکیں سب کی ہونگی اور **قاضی ثناء اللہ** پانی پتی نے
اپنے رسالے میں لکھا ہے کہ بہشت میں داڑھی سوا حضرت آدم اور حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ اور
حضرت ہارون کے اور کسی کی نہوگی واللہ اعلم اور بہشت میں سب کچھ کھائینگے بدن میں پسینا آجائیگا
اور ڈکار خوشبو کی آکر کھانا ہضم ہو جائیگا یوں آرام تو ہر طرح کا حاصل رہیگا مگر نیند نہ آوے گی اور
نہروں کے دو طرف درختوں کی ڈالیاں جھکی ہیں جسوقت جنتی اپنے اپنے مکانوں سے نکلکر نہروں پر سیر کو آئینگے
تو وہاں کرسیوں پر بیٹھ جائینگے اور ہر ہر نہروں کو کبھی آب خالص اور کبھی دودھ اور کبھی شراب طہور اور کبھی
کبھی شہد نوش کرینگے جو لوگ نشہ پیتے ہیں اُنکو اُن نہروں کی کچھ بھی نصیب نہ ہوگی علاوہ اُن نہروں کے بہشت
میں اور تین چشمے جاری ہیں ایک کا نام کافور اور دوسرے کا نام زنجبیل اور تیسرے کا نام سلسبیل
ہے اور اِن تینوں چشمونکا پانی ہر ایک جنتیوں کے مکانوں میں حوضوں کی اندر بھرا ہوگا ۔ اور اُن چشموں
کے اوپر برتن چاندی کے اور آبخورے شیشے کے رکھے ہونگے اور وہی برتن اور آبخورے بہشتیوں کے گرد
پھرینگے گویا کہ زبان حال سے یوں بولیں گے کہ ہم میں اِن چشموں سے پانی بھرکر پیو چنانچہ اللہ تعالیٰ
اسی مضمون کی خبر دیتا ہے وَیُطَافُ عَلَیْهِمْ بِاٰنِیَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَکْوَابٍ کَانَتْ قَوَارِیْرَا ۠ قَوَارِیْرَا

مِّنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ۞ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ۞ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى
سَلْسَبِيْلًا ۞ یعنے اور پھرائے جاوینگے اوپر ان ہی بہشتیوں کے برتن چاندی کے اور آبخورے ہیں
شیشے کے شیشے ہیں بنائے ہوے چاندی کے یعنے اسکا روپا ایسا شفّاف ہے کہ جیسا شیشہ چمکتا ہو
اندازہ کیا ہے اسکو اندازہ کرنا اور پلائے جاوینگے بیچ اسکے پیالے سے کہ ملونی ہے اسکی سونٹھ کی ایک چشمہ ہے
اُس میں کہ نام اسکا سَلْسَبِیْل ہے۔ اب آگے بہشت کے باغوں کا حال سن لینا چاہیئے کہتے ہیں کہ بہشتیوں کے
مکانوں کے سامنے دو طرفہ باغ خوشگوار لگے ہیں اور ایک ایک درخت کا سایہ اتنا بڑا ہے کہ اگر اسکے نیچے کوئی
سوار گھوڑا دوڑاوے تو برس میں دوسرے درخت کے سایے میں پہونچے اور وہاں کے درختوں کی جڑیں اوپر کیطرف
ہیں اور شاخیں نیچے جھکی ہیں کہ بے تکلف بیٹھے بیٹھے لیٹے لیٹے میوے توڑے اور نوش جان کرے اور ایک
ایک درخت میں ہر رنگ کے پتے ہیں اور کوئی شاخ موتیوں کی اور کوئی زمرد کی ہے اور کوئی شاخ سونے اور
روپے کی بھی ہے اور ایک ایک میوہ اونٹ کے کمال کے برابر ہے اگر وہ توڑکر کھاوے تو شہد سے زیادہ شیرین
اور کیوڑے سے زیادہ خوشبو آتی ہے اور جسوقت بہشتی لوگ میوہ کھانیکا قصد کرینگے تو اسیوقت شاخیں
انکے منہ کے آگے آلگیں گی چنانچہ اللہ تعالیٰ بشارت دیتا ہے وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيْلًا
یعنے اور نزدیک ہونگے اوپر انکے سایے اُن ہی درختوں کے اور نزدیک کیے جاوینگے میوے انکے از روی نزدیک کرنے
کے اور بعض میوہ بہشت کا ایسا لطیف ہے کہ جب کوئی اسکو توڑیگا تو ایک عورت نوجوان حسین
خوش انداز اور خوش لباس اور خوش کلام اس میں سے نکلکر اس شخص کی خادمہ ہوگی اور بہشتیوں کا قد
حضرت آدم علیہ السلام کے قد کے برابر ہوگا یعنے ان ہی کی ہاتھوں سے ساٹھ ہاتھ کا اور باقی سب اعضا
اُسی کے موافق اور سب کے سب خوش وضع تینتیس ۳۳ برس کی عمر کے ہونگے اور دم بدم ذکر الٰہی میں شاغل رہینگے
جسطرح لذت ظاہری سے مالامال ہونگے اسیقدر باطن بھی نور الٰہی سے معمور ہوگا اور بہشت میں ایک درخت
کہ نام اسکا طوبیٰ ہے وہ درخت جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان میں اُگا ہے اور اس کی شاخ

ہر ایک بہشتی کے مکان میں ہے اور اس درخت کے پتوں میں ایسا رنگ ہے کہ گویا ہر باغ کا پھول خوشبودار
کھلا ہوا ہے اور جب اسکے پتوں میں ہوا لگتی ہے تو اسقدر آواز مست آتی ہے کہ گویا گت بجتی ہے روایت
کہ اللہ تعالیٰ کا حکم طوبیٰ کو ہوگا جو چیز میرے بندے تجھ سے طلب کریں فی الفور دیجیو پھر بہشتی اگر گھوڑا طلب
کرینگے یا ناقہ خوبصورت زرین کیجاوہ لگا درخت سے مانگینگے فی الفور یہ دونوں سواریاں بیچ کر طوبیٰ کے
اندر سے نکلینگی اور جس پوشاک کو جی چاہیگا اس درخت سے موجود ہو جائیگی اگر مسواک کو لکڑی تلاش کریں گے
نہ ملیگی اور بہشت کے درختوں میں کبھی پت جھاڑ نہوگا اور سب درخت وہاں کے بیخار ہیں اور بعضے روایتوں میں
دیکھا ہے بہشت کا میوہ بارہ بارہ گز کا ہے اور کسی میوے میں گٹھلی نہیں مشارق الانوار کی حدیث میں لکھا
ہے کہ ایک شب حضرت ابراہیم علیہ السلام ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دکھلائی
کہا اے محمد تم اپنی امت سے میرا پیغام کہو کہ بہشت میں اچھی اچھی نہریں ہیں اور صاف میدان ہیں ایسے
درخت نہیں اکثر کلمہ تمجید پڑھا کرو کہ اسکی برکت سے تمہارے واسطے بہشت میں درخت پیدا ہوں اور حدیث
میں آیا ہے کہ جو کوئی اللہ کیواسطے یہاں دنیا میں ایکدرخت لگائے اسکے واسطے ایکدرخت جنت میں لگا
جاتا ہے اور بہشت کی درختوں پر چڑیاں اپنی بولیاں اسقدر خوش آواز اور سوز سے بولتی ہیں کہ انکی آواز
مست ہو جائے اور درختوں کے تلے تخت نور کے رکھے ہیں انپر فرش سندسی اور استبرق کے بچھے ہوئے ہیں
سندس باریک لاہی اور استبرق گاڑھے بافتے کو کہتے ہیں اور ہر ایک بہشتی کے سر پر موتیوں کا تاج ایسا رکھا
ہوگا کہ ایک ایک تاج کی قیمت تمام جہان کی بادشاہت کے برابر ہوگی اور ہر ایک بہشتی کو سونے
اور روپے اور موتیوں کے کنگن ہاتھوں میں پہنائے جائینگے چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ ہم لوگوں کو خوشخبری سناتا
ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ
مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ ترجمہ اسکا یہ ہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ داخل کرتا ہے
ان لوگوں کو کہ ایمان لائے اور کام کیے اچھے بہشتوں میں کہ اسکے نیچے نہریں بہتی ہیں پہنائے جائینگے

ملیں سونے اور موتیوں سے اور لباس انکا بیچ اسکے ریشمی ہی اور جہانتک پانی وضو کا ہاتہ پانوئین کیجا
جہانتک پہونچا چاندی اور سونے اور موتیونکا سو نکو پہنائینگے یہان دنیا میں مردونکے لیئے چاندی اور سونے
کا زیور اور ریشمی کپڑا مثل اطلس ور گلبدن کے پہننا بہت منع ہے بلکہ حرام ہی اور چہوٹے لڑکونکو بہی ریشمی
کپڑا پہنانا ماں باپ کو منع آیا ہے چنانچہ ہدایہ میں بہی اس امر کو ممنوع لکہا ہی ترجمہ ہدایہ کی عبارت کا یہ ہے
کہ مکروہ ہی کہ پہنائی جاویں لڑکے زیور اور کپڑا ریشمی جیسا کہ حرام ہی بیچ حق مردوں کے پہننا زیور اور ریشمی
کپڑوں کا اور جیسا کہ شراب پینا حرام ہے ویسا پلوانا بہی شراب کا حرام ہی گو کہ آپ پیتا ہو اور شراب کا محصول
بہی لینا حرام ہے اور **حدیث** شریف میں آیا ہے کہ جو یہاں ریشمی کپڑے پہنے اس کو بہشت میں
ریشمی کپڑے نہ ملینگے اور بہشت میں سب کا اخلاق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سا ہوگا اور سب کی خوش
آوازی حضرت داود علیہ السلام کی سی ہوگی اور قرطبی سے **روایت ہی** کہ جب مومنین قبروں سے
اٹہینگے تو حساب کتاب سب کی زبان سریانی ہوگی اور جب کہ بہشت میں داخل ہونگے تو سب کی زبان
عربی ہو جائیگی **روایت ہے** کہ بہشت میں بعضے مومن مرد اور عورت اپنی اولاد کو یاد کرینگے اور یوں
دعا مانگینگے کہ الہی ہمارے جگر و جان کے ٹکڑے کہاں ہیں جنہنے انکو گود میں پالا تہا وہ لڑکائی میں مرگئے
تہے تو خوب جانتا ہے کہ ہمنے صبر کیا تہا اب تو ہمارے بچوں کو ملادے حق تعالی ارشاد فرمائیگا کہ جو تمہارا
مرتبہ ہے وہ اس مرتبے کو نہیں پہونچے اگرچہ علیحدہ وہ مکان میں سیر کرتے پہرتے ہیں پہر ماں باپ عرض
کرینگے کہ خداوند کریم ہمکو بڑا ارمان ہے کہ ہم انکو دیکہ لیتے پہر اللہ تعالی انکو انکے لڑکوں سے ملوا دیگا وہ لڑکے
اپنے ماں باپ سے عرض کرینگے کہ تمنے ہمارے مرنے میں صبر کیا تہا اب اللہ تعالے نے ہم کو تم سے
ملوا دیا **حدیث** میں لکہا گیا کہ جب مومنین حساب کتاب سے فارغ ہو کہ بہشت کیطرف چلینگے جو عمل نیک
غالب ہوگا اسی عمل کے دروازے سے پکارے جائینگے مثلاً کسی نے بے ریا نمازیں بہت پڑہی ہونگی
اسکو باب الصلوۃ سے ملائکہ پکارینگے اور جنہنے روزے رکہے ہونگے اس کو باب الریان سے پکارینگے ۔

اور جسنے جہاد کیا ہے اسکو باب الجہاد سے بلا ئینگے اور جسنے صدقہ بہت دیا ہی اسکو باب الصدقہ سے پکارینگے اور جو شخص ہر وقت ذکر الٰہی میں معروف رہتا ہے اسکو باب الذکر سے پکارینگے یہ حدیث سنکر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بھلا کوئی ایسا شخص بھی ہے کہ اسکو ہر دروازے سے پکاریں آپنے فرمایا کہ مجھکو یہ امید ہی کہ تجھ کو فرشتے ہر دروازے سے پکاریں نقل کی حدیث مشکوٰۃ شریف سے سبحان اللہ کیا اچھا مرتبہ حضرت ابوبکر صدیق کا ہے کہ انکو ہر دروازے سے ملائکہ پکاریں گے کہ ہماری در سے ہو کر بہشت میں جانا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی وضو کرتے وقت سوا کلمہ شہادت کے دنیا کی بات نہ کرے اور جس مسلمان کے تین لڑکے مرگئے ہوں اور اس نے صبر کیا ہو اور شور غل نہ مچایا ہو اور جس نے پیاسوں کو پانی پلایا ہو اور جسنے یتیم بچے کی پرورش کی ہو اور جو عورت خدا سے ڈر کر اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرتی ہو اور نامحرم مرد کو نہ دیکھا ہو اور اپنے کو زنا سے بچایا ہو۔ ان سبکو بہشت کے ہر دروازے سے پکارنے کی آواز آئیگی اور بہشت کے ہر درخت کی سایہ میں اور منہ سے گالیاں نہ بکی ہوں اور جس کو چہل حدیث یاد ہو اور جسنے یتیم کی پرورش کی ہو اور عورت مرد تختوں کے اوپر آمنے سامنے میاں اور بیبیاں تکیئے لگائے بیٹھے ہوئے اور آپسمیں محبت کی نظروں سے دیکھتے ہونگے اور شغل میوہ خوری کا کرتے ہونگے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ۞ هُمْ وَ اَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِئُوْنَ ۞ لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّ لَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ۞ یعنے تحقیق رہنے والے بہشت کے اسدن میوہ خوری کے شغل میں وہ اور بیبیاں انکی سایوں میں اوپر تختوں کے تکیئے لگائے ہونگے واسطے انکے بیچ انکے میوے ہیں اور واسطے انکے ہے جو کچھ چاہیں (یعنے سب کچھ موجود ہے) اور حوریں بڑی بڑی آنکھوں والیاں بہشت کے خیموں کے اندر مومنوں کے واسطے بناؤ سنگار کرکے بیٹھی ہونگی اور اسقدر ان میں حسن وصفائی ہی کہ ستر ستر کپڑوں سے انکی ہڈی کا گودا دکھائی دیگا اور جو کسی حور کا دنیا میں دوپٹہ آئے تو تمام جہان خوشبو سے بھر جاوے اور

جو کوئی حور دنیا والونکو صورت دکھاوے یا آواز سناوے تو اہل دنیا کو مارے خوشی کے شادی مرگ ہو جاوے اکثر ایسی حورین بھی اہل بہشت کے سامنے شرم کر سر نیچے کیے بیٹھی ہونگی چنانچہ اللہ تعالیٰ ہمکو تمکو خوشخبری سناتا ہے وَعِنْدَهُمْ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ عِينٌ كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُونٌ ۝ یعنے انکے پاس بیٹھی ہونگی حورین نیچے نگاہ رکھنے والیاں خوبصورت آنکھیں رکھنے والیاں گویا کہ انڈے چھپائے ہوئے ہیں اور وہ حورین کواریاں ہیں کسی نے انکا بدن نہیں دیکھا نہ چھوا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ۝ یعنے نہیں ہاتھ لگایا انکو کسی انسان نے پہلے ان بہشتیوں کے اور نہ کسی جن نے روایت ہے کہ حورین بہشت میں مردوں کو کہینگی کہ شکر ہے خدا کا کہ جسنے ہمارا شوہر تمکو بنادیا اب ہم تمکو چھوڑکر کہین نہ جاوینگے ہماری آنکھیں تمکو دیکھکر خوش ہوئیں اور تمہاری آنکھین ہمکو دیکھکر ٹھنڈی ہوئیں روایت ہے کہ بہشت میں کوئی مرد بغیر عورت کے نہ رہیگا کسی کے پاس دو دو وا کسی کے پاس چار چار بیبیاں ہونگی اور یہاں دنیا میں جس عورت نے کئی شوہر کیے ہون گے پہلے جسکے نکاح میں ہوئی ہوگی وہی خاوند اسکو ملیگا اور ہر ایک مسلمان کو ستر یا بہتر حورین صحبت کے واسطے ملینگی ایک طرف حورین ہونگی اور ایک طرف نکاحی بیبیاں خاوندوں کیپاس محبت سے بیٹھی ہونگی اور جب مرد حوروں سے صحبت کرینگے تو بیبیاں رشک کرینگی اور جب عورتوں کے پاس رہینگے تو حورین برا نہ مانیں گی جب مرد حوروں سے صحبت کرینگے تو اپنی بیبیوں کے مزے بھول جاوینگے اور جب بیبیوں کے پاس رہینگے تو حوروں کے مزے فراموش کرینگے اسیطرح ہمیشہ ہوا کریگا مگر پھر بھی عورتیں اور حورین باکرہ رہا کرینگی حدیث میں آیا ہے کہ جو عورت اپنے شوہر سے محبت رکھتی ہو اور اپنے تئین دوسری عورتوں سے اچھا نہ جانتی ہو۔ اور زیور اور لباس پہنکر اتراتی نہ ہو اور نامحرم کو آنکھ سے نہ دیکھتی ہو اور سوتے وقت اپنے شوہر کا بچھونے کردیتی ہو تو اس عورت کا بہشت میں ایسا حسن و جمال ہوگا کہ حور بہشت کی شرمندہ ہو جاویگی۔ اور اس عورت کے پاس

حورین لونڈیون کی طرح خدمت میں حاضر رہا کرینگی لکھا ہے کہ جب مرد بہشت میں حوروں سے
مباشرت کرچکین گے تو ایسی خوشبو پھیلے گی کہ جیسے گلاب کی ہو بہشت میں ناپاکی نہیں ہے اور
نہانے کی حاجت کبھی نہو گی حدیث مین وارد ہے کہ بہشت میں اللہ تعالی اکثر حوروں سے فرمایا
کرتا ہے کہ تم اپنے اپنے خاوندونکی صورت دیکھو گی تو وہ عرض کرتی ہیں کہ یارب ہان ہمارے شوہر کو
دکھا دے تب حق تعالی اُنکی آنکھوں سے حجاب دور کرتا ہے اور وہ حورین اُن لوگونکو دیکھتی ہیں کہ جو ماہ
رمضان میں روزہ رکھتے ہیں اور جو لوگ دنیا میں اچھی نصیحتیں کرتے ہیں اور بُری باتوں سے روکتے ہیں
اور جو امانت میں خیانت نہیں کرتے اور ہر وقت کی نماز کے بعد دس بار سورۂ قل ہو اللہ پڑھا کرتے
ہیں اور جو لوگ جھوٹھ بولنے سے پرہیز کرتے ہین اور اُن نیکبخت مردون پر وہ حورین نظر کرتی ہیں
کہ جنکو حورتین تکتی ہیں پھر وہ حورین عرض کرتی ہیں کہ یارب اُن سب کو تو ہمارا شوہر بنا دے کہ ہماری
آنکھیں ٹھنڈی ہون یہ سُنکر حق تعالی ارشاد کرتا ہے کہ یہ لوگ بہشت مین آئینگے تم اُن کی خدمتین
ہمیشہ رہو گی روایت ہے کہ جو عورت اپنے خاوندکو ستا کر مر گئی ہو اور حالانکہ خاتمہ بخیر ہو گیا ہو پھر جب وہ
عورت بہشت مین جائیگی تو حوریں بہشتی اُس عورت کو لعن وتشنیع سے کہینگی کہ اے نادان تونے اپنے
شوہر کو کیون ستایا تھا چند روز کیواسطے تیرا خاوند دنیا میں تیرے پاس رہا اور تونے اُسکی خاطرداری
نکی اب تیرا خاوند ہمکو ملا ہے ہم اُسکی فرمانبرداری مثال لونڈیونکے کرینگے حدیث میں نقل ہے
کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ بہشت میں ایک ایک مرد کو ستر ستر حورین ملیں گی اور بیبیان
علاوہ بھلا سب سے مجامعت کیونکر کریں گے قوت نہ گھٹ جائیگی آپنے فرمایا کہ بعد مجامعت کے
پھر ویسی ہی قوت باقی رہیگی. بلکہ رنگ اور روپ بڑھتا جائیگا اور ایک ایک مرد کو کئی کئی پہلوانونکی
طاقت عطا ہو گی اور بہشت کے خوبصورت لڑکے نورانی شکلیں دھانی لباس پہنے ہونگے اور اُنکی آنکھیں
ایسی خوشنما کہ گویا موتی کوٹ کوٹ کر بھرے ہون لڑکونکا نام غلمان ہے چنانچہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے

وَیَطُوفُ عَلَیْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ لُؤْلُؤٌ مَّكْنُونٌ ۔ یعنے گرد پھرینگے اور تصدق ہونگے اُن پر
اپنی بہشتیوں پر غلمان گویا کہ وہ موتی چھپائے ہوئے ہیں اور حدیث میں روایت ہے کہ جو کافروں کے لڑکے نابالغ عمر
میں مرجاتے ہیں انکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حق تعالیٰ سے دُعا کرکے بہشت میں اپنی اُمت کیواسطے
مانگ لیا ہے وہ لڑکے اچھی اچھی صورتیں بنکر بہشت میں جائینگے وہاں اُن لڑکوں کی پاکیزہ شکلیں ہو جائینگی
اور اُنکی ایسی صورتیں حسین ہونگی کہ چودہویں رات کا چاند پھیکا پڑ جائیگا اور وہ لڑکے بہشت میں اُمت
محمدی پر عاشق ہو جاینگے اور خادموں کی طرح دل وجان سے بہشتیوں کے قربان ہونگے جیسا کہ حق تعالیٰ
ارشاد فرماتا ہے وَیَطُوفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ ۚ اِذَا رَاَیْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُورًا یعنے
اور طواف کرینگے اوپر اُنکے لڑکے ہمیشہ رہنے والے (یعنے وہ لڑکے ہمیشہ بہشتیوں کے پاس بیٹھے رہینگے)
جب تو دیکھے گا اے محمدؐ اُن لڑکوں کو تو گمان کریگا یہ موتی بکھرے ہوئے ہیں یعنے اُنکے چہرے ایسے
خوبصورت ہونگے کہ حضرت کو بھی معلوم ہوگا گویا کہ موتی ہیں اسقدر آب تاب اُنکے چہروں میں
ہوگی وہ لڑکے غلمان اور حوریں ہر ایک مسلمان کو کٹوروں میں شرابِ طہور بھر بھر کر پلائیں گے اور
بہشت میں نہ نماز ہے نہ روزہ مگر سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ
اکثر پڑھا کرینگے اور بہشت میں سب مسلمان اپنے اپنے یاروں کے گلے میں ہاتھ ڈالکر خوشی بخوشی
پھرتے ہونگے اور اگر بعض یار یا بھائی اتفاقاً ایک جا ہونگے اور قصد کرینگے اُنسے چلکر ملنے تو
انکو تخت اُڑاکر اُن یاروں اور بھائیوں کے پاس پہنچادیگا اگرچہ ہزاروں لاکھوں کوس پر ہوں اور
جب ملاقات کرینگے تو سلام علیک کہکر مبارکبادیاں دینگے پھر وہ یار آپسمیں ملکر کہینگے کہ یاروں کا
حال ہمکو معلوم نہیں کہ جنکو دنیا میں نیک نصیحت کرتے تھے اور نماز پڑھنے کی تاکید کرتے تھے اور
اُنسے رسمیں کفر اور شرک کی چھڑاتے تھے لیکن وہ نہ مانتے تھے حکم ہوگا وہ لوگ دوزخ میں پڑے جلتے ہیں
پھر عرض کرینگے کہ الٰہی ہمکو اُنکا حال دکھادے حکم ہوگا کہ اپنے اپنے بالاخانوں پر جاؤ اور دوزخیوں کا

حال دیکھ تو کہ کس طرح گذرتی ہے پھر سب مرد وزن کو ٹھونپر جائینگے اور کھڑکیاں خود بخود کھل جائینگی اور حجاب اُن کی آنکھوں سے دور ہو جائیگا پھر دیکھینگے کہ ہزاروں اور لاکھوں کوس تک دوزخ کی آگ مثل دریائے سمندر کے پھیلی ہے اور بڑے بڑے ستون اور پہاڑ آگ کے کھڑے ہیں اور تمام دوزخی مثل کیڑوں کے اوپر تلے کلبلاتے ہیں اور کوئی عذاب کے مارے چلاتے ہیں اور فریاد کرتے ہیں کہ یا اللہ تو ہمکو دوزخ سے نکال اب ہم اچھے کام کرینگے چنانچہ اللہ تعالیٰ اُن دوزخیوں کے حال کی خبر دیتا ہے. وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ط یعنے اور دوزخی چلاوینگے بیچ اُسی دوزخ کے کہ اے پروردگار ہمارے نکال ہمکو ہم عمل کرینگے اچھے سوائے اُسکے جو تھے عمل کرتے تھے پہلے ہم گناہ کے کام کرتے تھے اب تو ہمکو دوزخ سے نکال کہ ہم اچھا کام کرینگے حق تعالیٰ اُنکے جواب میں فرمائیگا أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ ط یعنے کیا نہیں عمر دی تھی ہمنے تمکو اس قدر کہ نصیحت پکڑے بیچ اُسکے جو کوئی نصیحت پکڑتا ہے اور آیا تمہارے پاس ڈرانیوالا یعنے بڑھاپا اور بال سفید دیکھکر تو گناہوں سے توبہ کی ہوتی بڑھاپا دیکھکر بھی تمکو خوف نہ آیا اور برے کام کیے گئے شرمائے نہیں اب فریاد تمہاری سنی نہ جائیگی پھر جنتی یہ عذاب دوزخیوں کا دیکھکر پوچھیں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فِي جَنَّاتٍ يَتَسَاءَلُونَ عَنِ الْمُجْرِمِينَ مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِينَ ه وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ه یعنی بہشتی لوگ بہشت میں پوچھتے ہونگے گنہگاروں سے کہ کس چیز نے ڈالا تمکو بیچ دوزخ کے کہینگے کہ نہ تھے ہم نماز پڑھنے والوں سے اور نہ تھے ہم کھانا کھلاتے فقیروں کو اور تھے ہم بحث کرتے ساتھ بحث کرنیوالوں کے اور ہمکو نصیحت اہل دین کرتے تھے ہم اُس نصیحت سے منہ پھیر لیتے تھے اور ہم وعظ کے سننے سے یوں بھاگتے تھے کہ جیسے گدھا شیر کو دیکھکر بھاگتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے حق میں فرمایا ہے فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ ه كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُسْتَنْفِرَةٌ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ه یعنے پس کیا ہوا ہے

[illegible] ۱۲

انکو نصیحت اور وعظ سے منہ پھیرتے ہیں گویا کہ وہ گدھے ہیں بھڑکتے ہوئے بھاگتے ہیں شیر سے
وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِىْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ یعنے اور کہینگے دوزخی کہ اگر ہم سنتے ہوتے
دینے وعظ سنکر عمل کرتے) یا عقل رکھتے تو نہوتے ہم رہنے والے دوزخ کے جیسا ہمنے کیا دنیا میں جبکہ
اہل جنت یہ حال دوزخیونکا دیکھکر بالاخانون سے نیچے اترآوینگے پھر حورون اور اپنی اپنی بیبیون سے
مشغول ہونگے اور دوسری روایت میں یون آیا ہی کہ بہشت کے دالانون میں دوزخ کی طرف
کھڑکیان ہوجاینگی بہشتی لوگ ان کھڑکیون میں بیٹھکر دوزخیونکو دیکھینگے کہ آگ کے بچھونون پر بیٹھے ہین
اور آگ کے بالاپوش اوڑھے ہیں جیسا کہ قرآن شریف میں خبر ہی لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ
یعنے واسطے انکے دوزخ سے بچھونا ہے اور اوپر بھی انکے بالاپوش ہیں یہ حال دیکھکر جنتی پکارینگے
چنانچہ حق سبحانہ تعالے فرماتا ہے وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا
رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ قَالُوْا نَعَمْ ۚ یعنے اور پکارینگے رہنے والے
بہشت کے دوزخ کے رہنے والونکو یہ کہ تحقیق پایا ہمنے جوکچھ کہ وعدہ کیا تھا ہمارے رب
نے سچا پس کیا پایا تم نے جوکچھ کہ وعدہ کیا تھا تمہارے پروردگار نے سچا دوزخی کہین
گے کہ ہان کہ ہمنے خدا کی عبادت سے منہ پھیرا تھا اور اس کی آیتون میں ٹھٹھا کرتے تھے حق
سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۙ پس پکاریگا
ایک پکارنیوالا درمیان انکے کہ لعنت ہوجیو اللہ کی ظالمون پر یعنے اسوقت ایک فرشتہ بول
اٹھیگا کہ اے دوزخیو تم پر لعنت ہو خدا کی کہ تم ظالم تھے خدا کا کہنا نہ مانتے تھے پھر دوزخی بدحواس ہوکر
کمال عاجزی کیساتھ ہاتھ پھیلاکر جنتیون کو خوشامد سے پکارینگے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ النَّارِ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ؕ قَالُوْٓا
اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۙ ترجمہ اس کا یہ ہے کہ اور پکارینگے رہنے والے آگ کے

بہشت والوں کو یہ کہ ڈال دو اوپر ہمارے کچھ پانی سے یا اُس چیز سے کہ رزق دیا تمکو اللہ تعالے نے
(یعنے ہم دوزخ میں جل رہے ہیں بھوک پیاس ہمکو مارے ڈالتی ہے کبھی ہمکو بھوک و پیاس دنیا
میں نہ لگتی تھی جس طرح یہاں مارے تشنگی اور اشتہا کے جلے جاتے ہیں) یہ بات سُنکر بہشتی لوگ
جواب دینگے کہ تحقیق اللہ نے حرام کیا اُن دونوں کو (یعنے بہشت کے پانی اور کھانوں کو) کافروں کے اوپر
جنے تو اپنے دین کو کھیل اور تماشے میں کاٹا تھا اور فریب میں ڈالا تھا تم کو دنیا کی زندگی نے
اور تم خدا کی آیتوں سے انکار کرتے تھے آج تمکو اللہ نے بھلادیا جیسا تم بھلا بیٹھے تھے آج
کے دن کو پھر اللہ تعالیٰ فرمایگا کہ اے بہشت والو اب کھڑکیاں اپنی اپنی بند کرلو یہ بہشت
تمہارے ورثے میں ہوچکی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنتُمْ
تَعْمَلُونَ ۝ یعنے اور یہ بہشت جو وارث کئے گئے تم اسکے سبب اُس چیز کے کہ تھے تم کرتے
(یعنے اعمال نیک) لَكُمْ فِيهَا فَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ مِّنْهَا تَأْكُلُونَ ۝ واسطے تمہارے بیچ اُسکے میوے
بہت اُنمیں سے کھاتے ہو تم اہل جنت یہ فرمان سُنکر اپنی کھڑکیاں بند کرلینگے اور اپنے تختوں پر
آ بیٹھیں گے اوپر پرند جانوروں کے جھنڈ اُڑتے ہونگے جب جی چاہیگا کہ ہم اس چڑیا کے کباب
کھائیں اُسیوقت اُس چڑیا کے کباب تیار ہو کر آئینگے جب اہل جنت کھا لینگے تو بہشت کے
میوے کا مزہ بھول جاینگے چنانچہ اللہ تعالیٰ بھی خبر دیتا ہے وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ۝ اور گوشت
چڑیوں کے ہیں اُس قسم سے کہ چاہینگے یعنی جب قصد کرینگے اسیوقت ملجائیگا اور بہشت میں فرشتے
اہل جنت سے ملاقات کیا کرینگے بلکہ مصافحہ بھی کرینگے **روایت ہے** کہ بہشت میں ایک عورت اپنے
رب سے عرض کریگی کہ خداوندا میرا جی چاہتا ہے کہ میں بچے ہو جاؤں حکم ہوگا کہ اچھا پھر اُس کو خود
بخود حمل رہ جائیگا پھر وہ عورت دو تین گھڑی کے بعد ایک لڑکا خوبصورت جنے گی اسیوقت وہ لڑکا
جوان ہو جائیگا اور جتنے وقت اُس عورت کے ذرہ درد نہوگا نہ خون نکلے گا بلکہ وقت جننے کے

ایک لذت پیدا ہوگی **نقل ہی** کہ بہشت مین ایک شخص اپنے پروردگار سے عرض کریگا کہ الٰہی میرا جی
کھیتی کرنے کو چاہتا ہے حق تعالیٰ فرمائیگا کہ اے شخص حرصون بھرا تیرا پیٹ کھیتی کرنے سے اب تک
نہیں بھرا تو عرض کریگا کہ اے رب البتہ میرا پیٹ تو نعمتون سے بھر گیا اسوقت میرے دل مین یہی خیال
آگیا پس اُسیوقت دو فرشتے بیلونکی شکل بنجائینگے اور ایک بل سونے کا موجود ہوجائیگا وہ شخص اُن
بیلون پر بل رکھکر کھیت جوتے گا جسوقت آگے کیطرف جوتتا ہوا جائیگا پیچھے سے کھیت سر سبز پائیگا اور
خود بخود وہ کھیت کٹ کر ڈھیر لگ جائیگا یہ معاملہ دیکھکر بہت خوش ہوگا پھر کہیگا کہ سب تعریف
واسطے اللہ کے ہے کہ یہان سب طرح کی آسانی کردی اب کچھ تھوڑا حال دیدار پروردگار کا سننا
چاہئے **کہتے ہیں** کہ جب بہشتی بہشت میں طرح طرح کی نعمتین چکھینگے اور انواع اقسام عجائب جنت کے
دیکھینگے سب نعمتون سے عمدہ ترین نعمت دیدار خدا کا ہے وہ مومنونکو عنایت ہوگا اور منکر لوگ اُس سے
محروم رہینگے اور اِس نعمتِ دیدار کا ملنا دلائل عقلی اور نقلی سے ثابت ہے سوائے کج فہمون کے
کوئی انکار نہیں کرسکتا سب دلیلونکا لکھنا تو اِن اوراق کوتاہ میں کہان ممکن ہے لیکن نہ ہونے کے
لئے چار دلیلیں دو قسم کی مع چار شبہوں منکرین دیدارِ خدا کے مذکور ہوئی ہیں **دلیل پہلی** دیدار
کی پہلی قرآن مجید سے یہ آیت شریف ہے کہ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ یعنے کتنے منھ
اُس دن بشاش اور تازہ اپنے رب کی طرف نظر کرتے ہونگے ظاہر ہے کہ نظر کرنا کسی چیز کیطرف یہی ہے
کہ اُس چیز کو دیکھے پس یہان بھی نظر کرنا طرف خدا کے یہی ہے کہ خدا کو دیکھے اب دیدار کا اِس آیت
موصوفہ سے ثابت ہوچکا اور جو لوگ ناظر کو بمعنے منتظر یا انتظار کہتے ہین وہ لغت کی رو سے یہان پر صحیح
نہیں کیونکہ محاورۂ عرب مین لفظ نظر کا جب وُجوہ کے ساتھ آتا ہے تو منتظر یا انتظار کے معنی نہیں ہوتے
دیدار ہی کے معنے ہوتے ہین اس کی تحقیق بڑی تفسیرون مین موجود ہے جسکو خواہش ہو دیکھ لے اور عقل
سلیم بھی اسی پر حاکم ہے یہان ناظرۃٌ کے معنے دیدار ہی کے ہین نہ منتظر اور انتظار کے کیونکہ

یہاں پر بیان نعمت اور فاہیت کا ہے پھر جب حصولِ نعمت اور فاہیت میں انتظار حائل ہوا تو
نعمت اور رفاہیت کا ہے کو ہوئی بلکہ بحکم اِلْاِنْتِظَارُ اَشَدُّ مِنَ الْمَوْتِ کے یہ نوع عذاب ہوا
پس معلوم ہوا کہ یہاں نظر کے معنے دیدار کے ہیں نہ انتظار کے اور **دلیل دوسری** دیدار کی
یہ آیت شریف ہے کَلَّآ اِنَّھُمْ عَنْ رَّبِّھِمْ یَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ؕ یعنے بیشک منکر لوگ اپنے
ربسے اُس دن آڑ میں ہونگے اِس آیت سے بھی صاف ظاہر ہے کہ مومنین تو اِس نعمت سے یعنے
دیدار سے مشرف ہونگے اور منکرین برطرف معلوم ہوا کہ مومنین ومخلصین اپنے ربکے سامنے جاوینگے
اور منکرین اور منافقین آگے نہ آنے پاوینگے تعجب ہے کہ اگر مومن اور کافر دونوں اللہ تعالیٰ سے
بے پردہ ملیں تو فرق مقبول اور مردود میں کسطرح رہے اِسی تفرقے کے واسطے تو لفظ محجوبون لام
تاکید کے ساتھ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے تا مومن امیدوار رہیں اور منکر دیدار بار ناامیدی کا
سہیں اور یہی باعث تھا کہ حضرت موسیٰؑ اپنی قوم کے ساتھ کہ اکثر اُنمیں منکر دیدار تھے کوہ طور پر گئے
اور ربکے لیئے طالب دیدار ہوئے تو حکم لَنْ تَرَانِیْ پہونچا یعنے اے موسیٰ تو جو چاہتا ہے کہ مجھے اِس
قوم کے ساتھ دیکھے تو اِن منکروں کا دیکھنا نہیں ممکن نہ دنیا میں نہ عقبے میں رہا تو اور تیری فرمانبردار
لوگ وہ البتہ عالم جاودانی میں میری عنایت سے دیکھینگے دنیا میں وہ بھی نہیں دیکھ سکتے کہ چشم دنیاوی کی
طاقت میرے دیکھنے کی رکھتی تو ہلاک ہوجاتی پس معنے لَنْ تَرَانِیْ کے نہ دیکھنا دنیا میں ہی نہ عالم عقبیٰ میں
وِالّا لازم آویگا کہ موسےٰ مسئلہ المتشابہات کا بھی نہ جانتے تھے جو ایسا سوال محال بیباک کر بیٹھے
حالانکہ انبیائے مرسلین سوال محال سے پاک ہیں رہ گئی یہ آیت لَا تُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ وَھُوَ یُدْرِکُ
الْاَبْصَارَ جسکے معنے یہ ہوئے کہ خدا کو آنکھیں نہیں پاسکتیں اور خدا آنکھوں کو پاسکتا ہے تو اُس سے نفی کرنا
دیدار کا بہت بے جوڑ بات ہے کیونکہ ادراک اور رویت میں بڑا فرق ہے ادراک کہتے ہیں حقیقت شئی
کی دریافت کرنیکو اور رویت کہتے ہیں صرف دیکھنے کو جیسا کہتے ہیں کہ ہم نے ماہتاب کو دیکھا

ین یکبارگی ثابت ہوا لیکن حقیقت ماہتاب کو نہ پہچے کیا تھے ہی ہے اسیطرح ہم اللہ کو دیکھیں گے مگر اس کی حقیقت کو نہ دریافت کر سکینگے اسی کا بیان اس آیت لَا تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ میں ہی پس اِس آیت میں دیدار خدا کی نفی نہیں نکلتی بلکہ نفی دریافت کرنے حقیقت خدا کی ہی کہ خدا کیا چیز ہے اور اسی لیئے بزرگون نے بھی فرمایا ہی شعر آنکہ کُنہِ حقیقتش برتر ❊ از قیاس و گمان و وہم خیال ❊ یہ ذو دلیلین اثبات رویت کی مع خدشات منکرین ہو چکین اب دو دلیلین ثبوت دیدار کی حدیث شریف سی بیان ہوتی ہین وہ یہ ہین

دلیل پہلی عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ عِیَانًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ اِلَی الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ فَقَالَ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کَمَا تَرَوْنَ ھٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِیْ رُؤْیَتِہٖ ترجمہ مشکوۃ شریف مین آیا ہے جریر بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق تم دیکھوگے اپنے پروردگار کو آشکار چشم سر سے اور ایک روایت میں یون آیا ہے کہ کہا اسی راوی نے کہ ہم بیٹھے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس دیکھا آپنے چودہوین رات کے چاند کی طرف پھر فرمایا کہ تم دیکھوگے اپنے پروردگار کو جیسا کہ دیکھتے ہو اس چاند کو کہ نہ رد اور نہ انکار کروگے حق کی رویت مین بیان سے صاف دیدار حق ثابت ہوا کہ کسیکو دم مارنے کی جگہ نہیں شرح عقاید نسفی میں لکھا ہے کہ حدیث سَتَرَوْنَ رَبَّکُمْ کی بہت مشہور ہے اسکو اکیس صحابی جلیل القدر نے روایت کیا اور اس حدیث سے جو منکر کہ الزام جسمیت کا دیتے ہیں بڑی بے سمجھی کی بات کہتے ہیں کیونکہ بیان تشبیہ مرئی کی مرئی سے جہت اور علو مکان مین نہیں بلکہ رویت کی رویت سے ہی اور ایسی تشبیہ قرآن اور حدیث میں بہت جگہ وارد ہی مثلاً اسی آیت شریف مین کہ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ آخر تک پس جو کوئی دفع تشبیہ کا یہان جواب دیگا وہ عین ہمارا مدعا ہی اور دلیل دوسری حدیث سے دیدار کی یہ ہے عَنْ اَبِیْ رَزِیْنِ نِ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَکُلُّنَا یَرٰی رَبَّہٗ

مخلیا بہ یوم القیمۃ قال بلی قلت وما ایۃ ذلک فی خلقہ قال یا ابا رزین الیس کل
یری القمر لیلۃ البدر مخلیا بہ قال بلی قال فانما ھو خلق من خلق اللہ واللہ اجل واعظم
یعنے مشکوۃ میں ابو رزینؓ روایت کرتے ہیں کہا انہون نے کہ عرض کیا مین نے یا رسول اللہ کیا ہم
اپنے رب کو تنہا دیکھینگے قیامت کیدن آپنے فرمایا کہ ہان دیکھینگے عرض کیا کہ کیا پتا اِس دیکھنے کا
اُسکی خلق میں فرمایا کہ اے ابو رزین کیا نہیں دیکھتے تم لوگ چاند کو چودہوین رات مین تنہا عرض کیا
راوی نے کہ ہان دیکھتے ہین پس فرمایا حضرت نے چاند ایک مخلوق ہے اللہ کی مخلوقات سے
اور اللہ تو بہت بزرگ اور بڑا ہے یعنے خدا کا دیکھنا قیامت میں ایسا صاف ہے جیسا چاند کا دنیا میں
لیکن مثال خالق کی مخلوقات سے درست اور خوب نہیں آتی کیونکہ اللہ بہت بزرگ اور بڑا ہے فقط راوی کے
سمجھانے کی یہان مثال دی پس یہان سے جسمیت نہین لازم آتی اور دیدار کی بات ثابت ہوتی ہے
اور قطع نظر مذہب اہل سنت وجماعت کے ہرچند امامیہ تبعیت معتزلہ شک لاتے ہین مگر انکی کتابون سے بھی دیدار
خدا کا ثابت ہوتا ہے ذرہ غور کرکے دیکھین چنانچہ صحیفہ کاملہ میں حضرت امام سجادؑ یون فرماتے ہیں
ھذا مقام من المستحیی لنفسہ منک والمسخط علیھا والراضی عنک فتلقاک بنفس خاشعۃ
یعنے یہ مقام اس شخص کا ہے کہ شرم کرتا ہے تجھ سے بسبب نفس اپنے کے اور غضبناک ہے اُس نفس پر
اور راضی ہے تجھ سے پس ملاقات کی تیری ساتھ نفس گڑگڑانے والے کے اور زاد المعاد میں بھی یہ
دعا لکھی ہے کہ حضرت امام زین العابدینؑ نے یون فرمایا فلا رب لی سواک واعطنی ما سالتک
امن خوفی یوم القاک یعنے پس نہیں تیری سوا کوئی میرا رب عطا کر جو مین نے مانگا اور امن دے خوف سے
جسدن مین تیری ملاقات کرون اور من لا یحضرہ الفقیہ میں حضرت امام سجاد نے فرمایا ہے
کہ حق تعالیٰ یون فرماتا ہے اشکر لہ کما شکر لی واقبل من فضلہ وارنہ وجھی یعنے میں شکر
کرتا ہون اُسکا جو شکر کرتا ہے میرا اور بدلا دونگا اُسکے مین اپنے فضل سے اور اس کو

ن اپنا منہ دکھاؤ نکا اب فرد دعاؤن کے لفظون اور معنونکو خوب غور سے سمجھو کہ سوائے دیدار کے اور
ت نہین نکلتی پس اگر دیدار ممکن نہ ہوتا تو امام علیہ السلام کیون طلب عبث کرتے اور عشق اور اشتیاق
رویت جمال خالق ذوالجلال مین کیون دم بھرتے سنا ہی کہ بعضے دشمنان عقل و دین کہتے ہین کہ لقا کا لفظ
جہان اور جہان کہین آیا ہے مراد اس سے جزا ہے سو یہ تاویل بہت بوُدی ہی کیونکہ اگر لقا کے معنی جزا کے
لئے ہونگے تو اپنی جا پر ہونگے ہر جگہ پر نہین ہوسکتی خاص اُن دعاؤن مین کہ تلقاک و رلقاک بصیغہ ماضی
متکلم واقع ہی کیونکہ اگر لقا کے معنی جزا کے ان دعاؤن مین ہون تو دعاؤن کے معنے ہونگے کہ یہ بندہ راضی
ہے تجھسے اور جزا دی اس بندہ نے تجکو اور اے اللہ دے مجکو جو مانگا مین نے تجھسے اور امن دے
خوف سے جس روز جزا دون مین تجھ کو پس جزا دینا جو خدا کا کام تھا بندونکو وہ بندون نے جزا دی
خدا کو ہنسی کی بات ہی کوئی باریک بین ماہر قواعد کا اس بات کو پسند نہ کرے گا خلاصہ کلام کا یہ ہے
کہ یہ مسئلہ رویت کا کتب امامیہ سے بھی ثابت ہی اور بعضے کند فہم کہتے ہین کہ خدا جسم سے پاک ہی اور جب دیکھنا
تجویز ہوا تو جسمیت لازم آئی سو یہ بات بے ٹھکانے ہی کیونکہ خدا قادر ہی اس بات پر کہ بے جسم مرئی ہو
جیسا قادر ہے اس بات پہ کہ بے جسم اور بے چشم رائی یعنے ساری خلق کو دیکھتا ہے پس جو دفع
اس جسمیت کا جو بدرگوی اُس جسمیت کا ہی اور جسکو زیادہ اس سے دلائل دیکھنے منظور ہون تو
شہر لکھنؤ مین میرے ایک دوست دیندار جامع فضیلت و قامع شرک و بدعت فاضل کامل
عالم بے بدل مقبول بارگاہ آلہ مولانا محمد لطف اللہ صاحب نے شرح چہل حدیث کی جو اردو
نظم مین تصنیف کی ہے اس مین دیکھ لے خدا چاہے تو بیماری شبہات سے شفا پایگا یہان بطریق
نمونے کے چند باتین اثبات رویت مین مذکور ہوئین وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ اب مین اصل
مطلب پر آتا ہون کہ جب بہشتی لوگ بہشت مین، تین ہزار برس تک عیش و آرام مین اصل بسر کر چکینگے
تو اللہ تعالے کا فرمان فرشتون کو ہوگا کہ تم ایک ایک خوان اپنے سرون پر رکھکر

بہشتیون کے مکانون مین جاؤ یہ حکم باری سن کر چند ملائکہ نور کے خوان اپنے اپنے سرون پر رکھکر
بہشتیون کے مکانون پہ آئینگے اور غلمان سے فرمائینگے کہ حورونکو بُلاکر کہو کہ یہ خوان مکانون کے اندر
پہونچاؤ غرضیکہ جب وہ خوان حورین مکانونکے اندر صحن مین رکھین گی تو اکثر اہل جنت تماشے کو آئیں گے
کہ ان خوانون مین کیا ہی اُسیوقت ملائکہ باآواز بلند کہینگے کہ اے اہل جنت اللہ تعالیٰ نے تم کو سلام
کہا ہے اور ان خوانون مین تحفے بھیجے ہین یہ بات سُنکر بہشتی بہت خوش ہونگے بقول اس مصرع کے
ع کہان نصیب کہ آوے سلام دلبر کا ✦ پھر جب ایک خوان سے سرپوش اُٹھائینگے تو اس مین
سیب پائینگے پھر مارے خوشی کے اُسکو تراشین گے تو ایک حور ایسی خوش لقا نکلے گی کہ سب حورین
اپنا اپنا مُنہ چھپائیں گی اور اُس کی پیشانی میں ایسی چمک ہوگی کہ بہشت کے مکانون پر عکس
پڑے گا اور بہشتی لوگ اُسکو دیکھ کر عاشق زار ہو جائینگے تب وہ حور بولیگی کہ اے بہشتیو تم
مجکو دیکھکر مبتلا اور فریفتہ ہووے ذرہ اس رقعے کا تو مطالعہ کرو کہ اس مین کیا لکھا ہے پھر اہل جنت
اُس رقعے کو پڑھین گے اُس مین یہ مضمون لکھا ہوگا کہ اے بندہ میرے تم جنت کے ناز و نعمت میں
ایسے مشغول ہوئے کہ ہمکو بھول گئے اب آؤ تم کو ایسی چیز دکھلاؤں کہ تم نے نہ آنکھون سے دیکھی ہو اور نہ
کانون سے سُنی ہو کہ وہ میرا دیدار ہے اب تم اپنے اپنے بُراق پر سوار ہوکر جنۃ الفردوس پر آؤ اور
لذت اُٹھاؤ یہ خوشخبری سُن کر سب مومنین براقوں پر سوار ہوکر عرش کے نیچے آکھڑے ہون گے وہان
ایک میدان ہوگا وہان نہ حور نہ غلمان ہیں اور نہ باغات ہے نہ قصور ہیں فقط ایک عالم نور ہے اُس میں
کرسیان نور اور زمرد اور یاقوت اور زبرجد کی ہر ایک کے رتبے کے موافق رکھی جائینگی انپر اہل دیدار
براقون سے اُترکر آبیٹھیں گے اور بعضے غریب لوگ مُشک اور عنبر کے چبوترون پر بیٹھ جائین گے
مگر اسوقت کسی کے رتبے کی پستی اور بلندی کا لحاظ نہ ہوگا سب اپنے اپنے مقام پر خوش و خرم
اور محظوظ بیٹھے رہینگے وہان سے اُٹھنے کو کسیکا جی نہ چاہیگا ترمذیؒ نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے

رعایت کی ہی کہ اس میدان میں ایک سو بیس صفین تمام مسلمانوں کی کھڑی ہوں گی اُن میں سے
جناب رسالت مآب کی اُمت مرحومہ کی اسی صفین ہونگی اور چالیس صفین سب پیغمبروں کی اُمت
کی ہونگی پھر اُسوقت حضرت اسرافیل کو خالق بیچگون کا حکم ہوگا کہ تم خوش الحانی سے میری حمد وثنا
پڑھ کر اُمت محمدی کو سناؤ اور حضرت داؤد علیہ السلام کو بھی اذن ہو گا کہ تم بھی آواز خوش گلو سے
میری حمد وثنا سب کے آگے گاؤ۔ جسوقت حضرت داؤد اور حضرت اسرافیل علیہما السلام حمد وثنا پڑھنے
لگین گے تو سب مومنین صادقین ذوق وشوق میں آکر رونے لگین گے پھر ایک ٹھنڈی ہوا خوشبودار
ساقِ عرش سے چلیگی پس ایکبار اُس ہوا کے چلتے ہی سب مومنین کے کپڑے اور چہرے مشک افشان
ہو جائینگے اور وہین نور کی تجلی نظر آئیگی اور اپنے پروردگار کا دیدار بیچون وبیچگون دیکھین گے
اُسوقت کوئی کیسکا حائل نہ ہوگا اور ہر شخص اپنے مطالب دلی کو بطور راز پنہانی کے عرض کرے گا
اور جواب اُسکا جناب باری سے عیان اور آشکار سنے گا پھر فرشتونکو حکم ہو گا کہ اُنکو شراب طہورا دو
پھر اُسکو پیتے ہی دیدار الٰہی کے دیکھنے والے ایسی لذتون اور نعمتون میں مستغرق ہونگے کہ سب
مزے بہشت کے اُنکی نظرون میں پھیکے پڑ جائینگے نہ حور کا خیال رہے گا نہ قصور کا پھر وہان سے
اہل دیدار جب اپنے مکانون کیطرف پلٹین گے تو راہ میں ایک بازار خوش اطوار ملے گا
اُسمین اچھی اچھی صورتین خوبصورت اور نفیس چیزیں پاکیزہ موجود ہونگی جس چیز پر دل چلے گا
ملائکہ لاکر حاضر کرینگے غرضکہ جب لوگ اپنے اپنے مکانون میں داخل ہون گے حورین اور
بیبیان اُن کی شکل وشباہت دیکھ کر بھوچک سی رہ جائینگی اور تعجب کر کے کہیں گی کہ اللہ
اکبر چشم بد دور آج تو آپ کا جمال بہت باکمال نظر آیا اِسکا کیا سبب ہے ایسی
نہایت اچھی شکلین آگئے یقین تم کو مبارک ہو جیو اور ہر روز احسن وجمال بڑھتا ہے بہشتی
لوگ جواب دین گے کہ دیدار خدا کا باعث زیادتی ہمارے حسن وجمال کا ہے نہیں تو شعر

ذرّے کو کیا ہے تاب کہ ہو مثل آفتاب خورشید بے زوال سے یہ پوچھ ہے آب و تاب
پھر کبھی کبھی جناب اقدس واعلیٰ بہشتیوں کو مکانوں کے اندر تجلّی سے متجلی اور کلام عنایت انجام سے
انکو مشرف کیا کرے گا اور روایت ہے کہ کسی کو سال بھر کے بعد اور کسیکو ساتوین روز اور کسی کو
ہر رات دن مین دو بار دیدار عطا ہوگا حدیث مین آیا ہے کہ جو کوئی فجر اور عصر کی نماز باخشوع و
خضوع پڑھے اُسکو ان دونون وقتون مین دیدار ہوا کریگا اور حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ
علیہ فرماتے ہین کہ اولیاء اللہ جو یہان ہر وقت اور ہر دم اللہ تعالیٰ کے حضور مین لونڈی اور غلامون
کی طرح حاضر رہتے تھے اور متقی ہر لحظہ خدا کے ذکر اذکار مین مشغول رہتے ہین اُن سے
کسی نہج کا پردہ نہ ہوگا اگر ان کو ایک لمحہ دیدار نہ ہوگا تو وہ لوگ ایسا تڑپین گے جیسا دوزخی بہشت کے
جانے کے واسطے تڑپین گے اور فرشتون کو بھی دیدار ہوگا لیکن بعضے کہتے ہین کہ سوا حضرت
جبرئیل علیہ السلام کے کسی اور فرشتے کو دیدار نہوگا مگر بیہقی نے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما
سے نقل کیا ہے کہ جب اُمت محمدی وغیرہم دولت دیدار سے مشرف ہوکر اپنے اپنے مکانون
کیطرف چلیں گے تو ملائک صف باندھ کر رکوع وسجود مین مشغول ہونگے انکو اُسی حال مین تجلی
عنایت ہوگی اور عورتون کو دیدار الٰہی ہونے میں اختلاف ہے بعضے علما قائل ہین اور بعضے منکر
واللہ اعلم روایت ہے کہ جب اہل بہشت کو اسّی ہزار برس گذر جائینگے ایک روز عین تجلّے
کے وقت حکم ہوگا کہ اے میرے بندو اب تمکو کسی طرح کی آرزو باقی ہے سب عرض کرین گے
کہ خداوند تیری عنایت بےغایت سے سب مطلب بر آئے بلکہ اپنے استحقاق سے زیادہ کامیاب
ہوئے حکم ہوگا کہ ساری نعمتون کا فضل ایک نعمت اپنی خوشنودی کی تمکو عطا کرتا ہون کہ میں
کبھی تم سے ناراض نہ ہونگا یہ کلام سنتے ہی اہل جنت اس سے بہت خوش ہونگے بلکہ اس نعمت
بہشت کی نعمتون کو بھی بھول جائین گے اور اس مضمون کا شعر عرض کرین گے شعر

مطلب بہشت سے ہے نہ حور وقصور سے وہ مولیٰ ہے ہمکو کام رضا نے حضور سے ہ
اور جنات کا حال یوں لکھا ہے کہ کفار جن مثل کفار بشر کے ہیں وہ ہمیشہ دوزخ میں پڑے رہینگے
اور مسلمان صالح جن بہشت مین تو داخل نہ ہونگے مگر رعایا کی طرح اُس پاس بہشت کے خیمونکے اندر
رہینگے لیکن بہشت سے اندر سیر کرنے کو آیا جایا کرینگے مگر دیدار نصیب نہ ہوگا اور جانور کہ حلال ہیں
وہ سب بہشت کی خاک ہو جائینگے مگر وہ جانور کہ خدا کے واسطے ذبح ہوتے ہین وہ مقام اعلیٰ کی
خاک ہو جائینگے اور وہ جو خدا کے نام سے حاجت انسانی کے لیئے ذبح کئے جاتے ہین وہ بہشت مین
کمتر مقام کی خاک ہونگے اور حضرت مولانا محمد **محمد رفیع الدین دہلوی** ادام اللہ برکاتہم نے
لکھا ہے کہ یہ آسمان ٹوٹ کر بہشتیونکے واسطے شکر بن جائیگا اور یہ زمین دنیا کی شیرینی بنکر اہل
جنت کے واسطے غذا میں صرف ہوگی **روایت ہے** کہ اشیائے دنیاوی سے چند
چیزین بہشت مین اچھی اچھی صورتین بن کر جائینگی اور ہمیشہ رہین گی۔ ایک تو حضرت اسمٰعیل کا
دنبہ اور ناقہ حضرت صالح کا اور کتا اصحاب کہف کا اور کعبہ شریف اور کوہ طور اور بیت المقدس کا
پتھر اور استن حنانہ اور منبر شریف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان سب کو بہشت مین
موقع سے لاکر رکھین گے اللہ تعالیٰ سب مومنین ومومنات کو بہشت کے مکان اور اپنا دیدار پاک
دکھاوے اور اس مناجات کو قبول فرماوے آمین یارب العالمین)

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

الٰہی بحق محمد نبی م	مجھے نعمتین دیجو فردوس کی	مجھے اپنا دیدار دکھلائیو
نہ دوزخ کی تو نار دکھلائیو	مجھے ایسی بینائی دے اے خدا	کہ دن رات دیکھون مین مظہر ترا
مرے بخشدیجو خطا سو گناہ	بہشتونکی آسان ہو مجھپہ راہ	مرے دل کو اب صاف کردے خدا
کبیرہ صغیرہ سے مجھ کو بچا	مرے کام پر دھیان مت کیجیو	کرم سے تو اپنے خبر لیجیو

کہاں ملنے کا ہے مجکو شعور
جو تیری رضا ہو سو دیجو مجھے
مگر اس رسالے کو بندی کیا
یہی بس وسیلہ ہے مجھ کو بڑا
مرے اقربا اور بھائی عزیز
محمد کا مجکو دکھا دے مزار
الٰہی پڑھے اس رسالے کو جو

تمت بالخیر

مجھے فضل سے بخشیو اے غفور
کہاں نیک رکھتا ہوں تجھ سے آکے
کہ پکڑوں وسیلہ جسے اے خدا
مری اور ہے آرزو اے غفور
رہیں دین و دنیا میں وہ باتمیز
نہ مجھ کو کسی بات کی ہے ہوس
دعا سے کرے یاد فیاض کو
بحق محمد شفیع الورا

دیے سونپ سب کام میں نے تجھے
کہ تحقیق بخشے گا میرے گنا
حضور خدا و رسول خدا
رہوں فکر دنیا سے میں دور دور
مری التجا ہے یہ پروردگار
مرا خاتمہ ہووے بالخیر بس
کہ مکے میں پہونچائے اے خدا
آمین یا رب العالمین آمین

تمت

اشتہار واجب الاظہار

یہ کتاب و نیز ہر قسم کی کتابیں مثلاً عربی فارسی۔ اردو۔ گورمکھی شاستری منطق حکمت صرف۔ نحو۔ رمل نجوم و ہر قسم قرآن مجید مترجم و معرا۔ و سیپارہ ہائے ہر قسم۔ فروخت کیلئے موجود ہیں

ملنے کا پتہ

شیخ برکت علی اینڈ سنز تاجران کتب لاہور کشمیری بازار